

امام احمد رضا اور
اصلاح معاشرہ

محمد سراج زماں مصباحی

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network



امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ

مختصر الزماں مصباحی

مکتبہ جمال گرام

© مرکز آن لائن احسن ماہنامہ و سہ ماہیہ "توحید"۔ لاہور۔ فون: 3324042

www.AlahazratNetwork.org

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	- امام احمد رضا اور اصلاح معاشرہ
مصنف	- مولانا ابراہیم نعیمی
اشاعت اول	- فروری 2001ء
تعداد	- گیارہ سو
زیر اہتمام	- ایم ایس ایم صدیقی
نگران طباعت	- ملک خالد رمضان رحمان
عنا	- مکتبہ جمال کرم لاہور
قیمت	-

ملنے کے پتے

لہور، قادیان، ملتان	ایچ اے اے، لاہور۔
نور پور، انارک، ملتان	14 انارک بازار، نور پور، لاہور
قنبرا، انارک، ملتان، کوٹلی	بھیر، شیخ پور، کوٹلی
حیدرآباد	پتہ: نیو، مصطفیٰ گورنمنٹ
ٹوبہ ٹیک سنگھ	لاہور، لاہور۔
لاہور، قادیان، کوٹلی	35: کی، لاہور، لاہور، کوٹلی

نگاہ از میں

امام احمد رضا قدس سرہ ایک پہلے نظر فقیر تھے، جس نے صفت و عفت روزگار محقق،
 بعد اپنی محدث و خضر اور دجالے سید کے اس عہد اعظم کا نام ہے جسے قدرت نے
 روز ازل میں ہی اپنے دین حنیف کی حفاظت و مذہب حق کی مہارت و شریعت مقدسہ
 کی بقا اور ایمانی سوز حرارت کے تحفظ کیلئے منتخب فرمایا تھا۔

خانقاہ سے نکل کر سگھ تک اسلامی مراسم شرعی معمولات اور مذہبی تقویٰ کی
 بحال رہا ہے اس امر و عقیدہ کی وجہ سے ملت ہے اور آج ایمانی حرارت و پاکیزگی کی اسلامی
 لہر میں اس روحانی عقیدہ کی آماج گاہ اور سالانہ شہس کا نتیجہ ہے۔

یہ ایک سچائی ہے کہ عہد اسپند وقت کی ضرورت اور اسے سمجھنے کی پکار ہو جا رہی
 جس سے لوگ کتاب فیض کرتے ہیں۔ سید عالم امام احمد رضا قدس سرہ نے جب حضور
 کی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ دہائی تحریک کی اسلامی لہری ایمان و عقیدے کی روح کو
 فنا کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ یہ عقیدہ کی کے کمرے ہائی میز سے کھینچ رہے
 ہیں اور حاسد خیالات کو فروغ دینے کی مہر پرور کا عیش کی جا رہی ہے جنہیں مہویت
 اور اہانت و رسالت سے محروم فریوں کو دیکھ کر آنکھیں ٹٹناک ہو گئیں۔ ہم کے
 دو تھکے کوزے ہو گئے، دل ٹوٹا کے آنسو روئے، کاروب کا یہ عالم کہ کسی پلو قرار
 نہیں اور قرار میں بھی کیسے جس کے نزدیک ایمان کی آواز ہے۔

دل ہے اول ہم تھری پاس سے معمور رہا

تم نہیں پچھتے دھاندلا تو سناں کیا
 جانے ہے حلقِ مصطفیٰ مردِ قویاں کرے خدا
 جس کو جو دردِ کاسرہ، دلیرا، اعلیٰ کیوں

مسئلہ صرف اپنے ایمان، عقیدے کے تحفظ کا نہیں تھا اگر صرف اپنی بات
 ہوتی تو جس مسئلہ خدا اور پاکیزہ ماحول میں آپ نے پرورش پائی اس کے کچھ ٹھوسا
 تھوڑے کر صرف سہوہ کرتے جب بھی وہ عقیدہ گی کے ہانک سائے قریب آتے سے لڑ
 جاتے۔ تحریکاتِ عہدِ نبوی ملت کی حقیقی معاشرے اور صلاح کی تھی۔ عہدِ نبوی انسانیت کی
 حقیقی، انسانی نگر اور تہذیب کی تھی۔ قوم کے لوگوں اور مستقل کی ان جہ
 فضلوں کی حقیقی نئے لسانے سے پہلے یہاں ہر جہاد میں اپنا نچہ بھرتہ جہاد
 نکتہ وادائی۔ عشق، یقین، انعام، ایثار، ایمان، مراقب اور عزم جو حوصلے کی بھر پور
 توانائی کے ساتھ تہذیبی ماحولوں سے لیس ہو کر نہ کالی کھلے کے اس شیر نے
 مصری لٹانوں کے قہقہے کو قبول کیا شرف و تہذیب کی تیز آنکھوں میں چراغِ مصطفوی
 کو روشن کیا، ملت کی پھر بنائی فرمائی۔ شریعت سے متعلق ہر سوام کا ناقصہ فرما کر
 اسلام کے درختوں ماحول تانے بہ عاتد و لڑائی کے تاج تھی یہ چھایہ داری کی،
 روحوں کی طہارت فرمائی، حکم کی تہذیب کو انعام دہندہ ملاحظہ و نظریات پر پیر سے
 اعلیٰ لڑائی فکر کا میزویں اپنا جان و مراقب کو صحیح سرست کا پھانسیوں کو عشق
 رسالت کا نور و سرور، مٹا کر، نکتہ انداز کا پھیلا پھیلا کاس کو ایک ہر ایک کا ماسہ کیا۔
 ہر ایک کی شہرت پر بھی۔ اور اصحابِ کرام کی عزم و حمت الیٰ علیہ، تبلیغ و لڑائی اور جہاد
 حق کی دلوں میں مستقل رہتے کھاتے رہے، آگے دیتے رہے، حوصلوں میں جہاد کی تھی

دی عقلی نگر جانور بہت رسول کے جملوں میں تم جانتے دہشت عقلی کا علم۔
 نہ کیلئے یہ کہ اس میں جانور پر تو ہم، جسے استقلال کا عقد فقیر کرنے ہوتے تھے
 اور لغزش کا جو رجوع پکار کر کہ وہ فطرت

میں کیلئے ہی چاہا تھا یہ سب جنوں کو

لوگ ساتھ آگے اور کاروں میں تھا کیا

یہ کہ یہ ایمان توت، تا کہ عقلت و حرکت دنیا کی توت لیا کہ اس توت ہے کہ
 کیا انہوں کی فیصلہ، عقلت توت کے، پر پھر لڑے ہے ہی انکار و نظریات کے سراسر
 عینت رسول کے گلاب منکر ہے ہے۔ مٹا انہوں کی کیا توت کی اور ان توت کا توت ہی خود انہیں
 کہوں کی توت تھی۔ توت ہے۔ ہم اور رضا توت ہی برہ کے انہیں اسلالت کہ پھر
 پہاں ملت غلب مشرق حضرت عامر مٹاتی توت توتی علی علیہ السلام توت ہے۔

اس وقت کے دانشور انہوں کو لاپہ اور رضا کا ایک ایسا ہی دور سمجھ
 جو توت تھا انہوں پر ہمدی مکر کم تھا انہیں توت عقیدت توتی
 کرنے کیلئے مگر نہاں، ہم کا جو داسرا یہ انہوں کو دیا جانے تو اس کی
 زندگی کے چند لغات کا شعر، ہوا کرنے کیلئے باکالی ہو گا۔ عقل
 جوت ہے کہ نہاں، ہم کیلئے ہوا مٹوں کی ہمیک کہیں سے مانگی
 جانے اور کسی توت ہمارے سے گوہر کی توت توتی کر ان کے
 توتوں پر پھلور کے جانگی جس سے ہم اور رضا توتی توتور
 نصیبت کہ توت، ہم نصیبت کا توت لانا تھا جانے۔

(دیوبند کی مسجد عثمانی سطر ۱۲)

یہ اس عقل کا جز ہے جس کے فلسفہ اور انسانی خدمات کی مثیلی مثالوں سے ملاتے
 کاغذ پر روشن ہے۔ مگر وہ اس شخصیت کا جو علم و ادب سے گورے نوریاں گل چھوڑا
 ہیں وہ اس کتاب کے نکلنے سے آنکھیں ملانے چلے ہیں۔ ہوا تو وہ چاہیے تھا کہ امام
 احمد رضا نے اس سرور کی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کی بارگاہِ ہفتی میں محمد نیا لکھتے ہوئے
 کے فلسفہ سرہانے سے دوا کی تجویز کو مہرتے۔ ان کے علم و شعور کے گل و گلارہ
 سے قلب و نظر کو جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی جڑ کی
 دوا کی کو سوائے اور اسلامی نظریات کو بیخ و بن ختم کرنا ہی امام کا مقصد نہیں ہے
 جو ان کے ساتھ کتنا عیب لگتا ہے کہ عمل کی تعمیر، نظریاتی ترقی اور مطلق معنی
 کی تعمیر میں جس کی حیات کا لہر نہ معروف ہو۔ مگر پھر جس نے سوانح میں ہم
 اپنے والدین اور ان کے خلاف جہاد کا حکم سے کام لیا اور جس کے حکم کی وہ جہاد نہ خیرہ
 میدان اور نہایت دھن دھن کا کہ میں کہوں کی بلکہ زمین پر نہ خود ہی اور میرا ہی کے
 بعد قلب و فکر کی کشتی میں چاہا شریعت، حسب و حالت اور ادب کی حیثیت کے
 نہ جاننے کے ساتھ ساتھ بھول سکرانے لگے اور کہ اس پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ
 یہ حق لڑنے کا بانی تھا مگر کوئی درد مند دل بنانے کہ اگر شرک کی مسموم لہجہ میں تو میرے
 کا پر لہجہ جہاد تو ہیں نبوت کے پر آشوب اصول میں صحت و سولگی کی تعمیر و روشن کرنا
 اور عبادت کی ترقی میں باوجود حکام کی مصلحتوں کی ترقی میں فروغی کرنا بھی بدعت
 ہے تو کیا ہم ان کی علمی عقلی، ذہنی خاموشی اور نتیجہ عملی پر کوئی نام نہیں کرتے۔
 کہتے ہیں کہ جہاد و قتال کا ایک بے فائدہ نتیجہ ہو سکتی ہے جو کہ وہی امام کا
 توحید کے علم پر اچھا سطر چھوڑی رکھتی ہے۔ اس بارے میں ان کی شخصیت کے ساتھ بھی کہ

ایسی ہو گا جس نے جس قدر حقائق پر پڑوسے والے مبالغہ کا شکار ہو گیا ہو اور یہ
 دھارمات کو بھروسہ کرنے کی جتنی سزا شیعہ دیتی تھیں جتنی مصلحت لایا ہوتی چلی
 تھیں، انکار کی خوشبو کھینچی رہی، جلد و خیالات کی کرکوں سے دونوں کے کھنکھ
 جھگانے لگے تو کب اس عالمی شخصیت پر تحقیق اور پیرچ کرنے والے اسکالر اور
 محققین تجارت کے سلسلہ میں غوطہ کھان ہیں جس سے موضوع پر اپنی تحقیق کی جہاد رکھتے
 ہیں مثلاً: جنٹو اور لوہا، قلم کی ساری پر فی کھڑے کے ہوا میں کیا ہوا ہے اور
 ہے کہ فضل و کمال، علم و فن اور فکر و اجلی کے اس بحر حقائق کا کوئی پتہ نہ ہون
 وحد اور پھر اسی حلیم کرنا ہے کہ اس ایک نیکر میں طہ و شعور کی اس قدر ہوتی ہے
 کسب کی جہاد پر جس پر جو جانور اپنی ہر زبان عالمی کا نتیجہ ہے۔

ایک عالمی اس فلسفہ کو اچھی طرح سمجھاؤ۔ جہاں سے فیروز شکر کے فلسفے اپنے
 ہیں وہ انسان کا دل ہے اگر محاسن کے جراثیم سے الیہ پاک و صاف ہو گیا تو دوسرے
 اعضاء کو سزا دینا صحیح سمجھا جاتا ہے لگتا ہے کہ نام اور خالق سے سرہ قلب کی
 پاکیزگی پر ایسا زور دینے میں آسے اس پر سزا تسلیم کی جاتا تو آپ ہی کا ناکارہ بنے۔

قلب جب تک صاف ہے فکر کی طرف جاتا ہے اور سوا جلت

محاسن اور کڑھ جہالت سے انکار کر دیا جاتا ہے لب اس میں فن

کو دیکھنے لگتے اور فکر کرنے کی قابضہ نہیں رہ جاتی تو اچھی فن

سننے کی استعداد ہوتی رہتی ہے۔

(ظہور شریف)

مندر جہاد فکر پر کو پڑھنے کے بعد اس مجلس عالمی کے اختتام پر اور درجہ تک

کو آپ ہی مسوں کیجئے کہ آپ کا یہی وہاں ہے تھا جو امام احمد رضا قدسی سرہ کو فرما کر
 تھی جہاں کرنے پر مجبور کر جا رہا کیوں کہ ایک سچے عاشق رسولؐ پر سزا کا کو
 شخص رسوا کی لگہ میں ہو تو اسلامی احکام شرعی اصول قرآنی تعلیمات اور نبوی
 اور رسالت اور رسالت کے صحیحی طور سے ہوتے ہیں جس کے اہلے میں اپنا نام
 داریوں سے نیکو دوش اور پاک پاؤں میں رکھتا ہے۔

تمام امور و معاملات اور معاشرہ کے حوالے سے ایک حضور رسالت آپ کے
 یا قبول میں ہے تصدب رنگ نظری کی آغ سے لوہا لہ کر اس کا مطالعہ کیجئے اور
 قبول حق کی کوئی بھی پنکھاری بھی زمین و فطر کے کسی گوشے میں سنگ رہی ہو تو
 انصاف و درایت کا ثوب کیے طور پر آپ کیجئے کہ امام احمد رضا قدسی سرہ نے دعوت
 اور غیر شرعی رسالت کو لہر اڑایا ہے یا اس کے خلاف جنگ لڑی ہے۔

تالیخ ہدیت حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم صاحب، حضرت علامہ نظام
 مفتی محمد تقی صاحب، حضرت علامہ مفتی یازد احمد مصباحی، حضرت علامہ مفتی
 منظور احمد مصباحی، حضرت علامہ محمد عینی، نسوی مصباحی، حضرت مولانا رحمت
 اللہ صدیقی ان اہم شخصیات کی نیک تمنا کی اور ہر علوم و فائن کی اہلے ساتھ
 جہاد میں بھی نہیں لگاتے ہیں تو ان کو وہ حضرات اہل دی و عجمی لہاتے ہیں۔
 وہ کائنات سب کو لہریں میں ماریت مٹا فرمائے آمین

محمد قمر انصاری مصباحی مظفر پوری
 خادم جامعہ گلبرگ کھٹوا، پاکستان

تقدیم

حضرت علامہ قلام مصطفیٰ صاحب رحمہ اللہ دہلی

دہلی، ۱۹۵۰ء، مکتبہ المدینہ، لاہور، پاکستان

کیا حال ہو گا کھینچی گئی کتے کا اگر لہام امور خائے ہو وقت اس کی پاسپائی نہ لہائی
 ہوئی، کیا حال ہو گا عقیدہ و عقیدت کے گل و لہجے کا اگر بہ حالت کی بد موسم کے
 سامنے کپ نیم عمری نہ ہی گئے ہوتے، اور کیا حال ہو جائیگا وہ عمل کے ذریعے ہو گا
 اگر خیروں کے ظاہری ہو عملی عمل سے کپ نے لوگوں کو حلقہ نہ کیا ہو جو اگر میں ہے
 کسوں تو بائبل جن چاہے ہو گا کہ دین و ضرورت دین ہے جو کھینچی گئی ہو ہے تھے تو
 قلام امور خائے کچھ طوم، لہجے کے فوجی واسطے سے نہیں ہو کر ان تمام طوم کا جفا
 کے سامنے نہ سکھو رہی نہ ہوتے تھے۔۔۔ میں یہ نہیں کتا کہ صدر خائے کچھ
 فکر کی وہ م سوتی تھی، میں یہ نہیں کتا کہ خائے کچھ جن، ہو کی صدائے لاہوتی سے خلی
 تھی، میں یہ بھی نہیں کتا کہ اسلام کے جیسے اور چائے لڑائیوں سے اسلام کی گور
 غیر کچھ تھی، میں تو صرف یہ کتا چاہتا ہوں کہ اسلام، ایمان کے کھینچی کو جہاد
 کرنے کی وہ م سوتی ناچیس ہیں اپنے شباب پر تھی، عقیدہ، عقیدت کے لڑائے
 جب شب خون دہے جا رہے تھے، عمل کے ہم پر ایمان جب لوہا چاہتا تھا تو اس کا
 راستہ کھنکھور تھا، کون کون تھا جس نے جان جو سم میں داخل کر اور سر کھینچی
 نے کہ وقت کی حال ہوئی گا نہیں کو نکالتے ہوئے کہ تھا۔

اور اے جنتی تیرا تھی
تو تیرا ہم بھر گیا تھی

۱۹ویں صدی پہنچانے والے صرف اور صرف ایک نواری چہرہ نظر آجے ہے سب اعلیٰ حضرت امام احمد رضاؒ کے ہیں۔ وہیں اعلیٰ علم نے آپ کا ساتھ دیا ہے، خانقاہوں نے آپ کی عبادت کی ہے، سدا نشینوں نے تانیہ کے پہلوں پر سائے ہیں، اسلام کے جوانے فرزندانوں نے نوسلوں سے آپ کا دار امن بھرنا ہے مگر ہر روز جو عقوبت الجشٹ کا تاج زدہ بن جاتے تھے اب تھی تھکر، کبھی مید اور کبھی بھرہ پر جھٹ جھٹ کر رہ کر رہا تھا، صرف بروہی کا تاج لہو ہے۔۔۔۔۔ آپ کی زندگی کی سب سے عظیم خوبی جو آپ کے معاصرین پر آپ کو شرف ممتاز کرتی ہے وہی آپ کی باہر زاری اور حق گوئی جیسا کہ ہے۔۔

آئیں جو اس سردی اور حق گوئی سے باقی

انہ کے شہزادوں کو آئی نہیں وہاں

آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ قلمی شریعت کی زد پر پڑنے والا کون ہے بھروسہ ہے دیکھا کہ عقیدہ عمل میں یہ حالت اور حالت کا حال کون ہے، پانچھو پانچھو اسی جھکے نظر سے آپ نے سب کی ٹٹری ہے اور حق یہ ہے کہ ٹوپ ٹی ہے، ہم تو ان کی ٹھگناٹا اور ٹھگناٹا میں دیکھتے ہیں کہ جنہیں اپنی طبعی طاقت اور عبادت پر ہاتھ لاد کر وہ حلالہ کا نام فقیر تھا، مگر اہولت اور عقیدت میں وسیع تھا جنہیں خلاف شرع عمل اور حرکت پر حضرت و خاتم النبیین نے ان کی پر وہ نہیں کی، لوپ سے ٹوکا، جھٹ سے ٹکرا، کیا یاد اور نری سے کھلا امان گئے تو ٹھیک ہے، اور شریعت طمرہ کا اور توک

نیکے ستاروں کوئی غافلہ اگر بہ حالت و عنکرات میں نکلیں گی ہے تو آپ نے اسے اس
 جاہلیت کی عظمت میں اگر کہیں غلو اور غرور عمل میں آئی پائی جا رہی ہے تو وہیں اس
 غرور کو کیا روشی حیات اگر قضا کرے، جلی چڑی ہے تو آپ وہاں اس چراغ حق و
 جاہلیت لئے رہنمائی کرتے نظر آتے ہیں، اور اگر کوئی طوطی قسمت سے تجھیں
 اوریت اور توہین و رسالت کا سر تکب ہوا ہے تو پھر آپ کا پرہیزگار خانکے تیرے کی حد
 کا سطر لائی کہ نظر آتا ہے۔ اس وقت آپ کا قلم، قلم نہیں بدقی حافظ نظر آتا ہے۔
 فرض کہ امام احمد رضا صرف عمل کے دافع و مصلح نہیں بلکہ عقیدہ عمل دونوں کے
 آپ مصلح نظر آتے ہیں، وہ اس کوئی اصلاحی تحریک ہے کہ عمل کا جسم ظاہری
 زینت و شکلا سے گراست کر دیا جائے اور اس میں ایمان کی روح نہ بھرا گی جائے۔ امام
 احمد رضا اس حسب العین سے طویل و عطف تھے انہوں نے جمہور ہادیوں کی تکرار تھی
 و ملا علی کا لریضہ انہما ہوا ہے۔ لہذا امیر اخیال ہے کہ آپ اس امام احمد رضا کی لہجہ
 سے اصلاح معاشرہ کی بات کی جائے تو وہ دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا چاہئے۔ معاشرہ
 کی اصلاح صرف عمل سے نہ کی جاسکتی ہے اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے اور نہ یہ اصلاحی
 تصور ہے۔ ایک پاکیزہ، صالح اور باسلفہ معاشرہ کی تشکیل کیلئے ضروری ہے اس کے
 سنگ بنیاد میں ہی ایمان و عقیدہ کی روح رہنمائی جائے پھر عمل کی روح لڑائی جائے۔
 اسلام صرف عمل کا نام نہیں بلکہ ایمان و عقیدہ عمل دونوں کے ضمنی مجموعہ کا نام ہے۔
 زہر نظر کتاب مزین مگر ای مولانا محمد قمر انیس مصباحی کے ذرا نگاہ قلم کا مبین
 شاہکار ہے، اس میں چتے جا بے جموتے جا بے۔ مزین موصوف نے سطر اور قلم
 جامع اور سلفہ مباحثیں کو سمیٹنے کی بڑی محنت کو خوش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صحت

کا انیسویں درجہ میں ملتا ہے، شہداء مطہرانہ (آنکھیں) جام عقوبت کی صفت کو شہاد
انہوں نے قلمت صحافت کی شہادہ نبوی کے جلی نظر بھیلنے کی کوشش نہیں کی ہے۔
اس شخص سے وعدہ ہوتے ہیں کہ اگر شہداء مطہرانہ ہیں تاکہ ہماری کو کسی صفت سے کتاب میں
تفصیلی کا سامنا نہ ہو۔

(۱) دین سے ہماری اور شریعت سے بہت بڑی نے لوگوں کو اس نتیجے پر پہنچا ہے
کہ اللہ اور اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شخص سے بھی کون کونسا ہوا
بے باک ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ عبادت جائیگی ہے کہ اگر شریعت کا ضابطہ سمجھنا
جانے تو شخص کا تہمت اور نیک لوگ یہاں تک کہ جانتے ہیں کہ "ہم خدا اور رسول
کو نہیں جانتے" ایسا ہی سوال ہے ابلی حضرت امام احمد رضا سے ہوا کہ آپ کے
علم کا جو رد کیجئے: "کہ اللہ اور اس نے کہا کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں جانتے یہ صریح
کلمہ کفر ہے۔" اور یہ بات اللہ تعالیٰ اس شخص پر فرض ہے کہ تو کہے اور جو کہ
مسلمان اور لوگ اور خدا کو جانتے تو اسے سرے سے لگا رہا ہے۔

(تلاک و ضوابط۔ جلد دوم)

(۲) ان کی غیرت عقل اپنے خدا اور رسول ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کے
استعمال سے بھی گریزی تھی جو دشمنوں خدا اور رسول ﷺ نے استعمال کیا اور اور وہ ان
کا انہی کا مہین چکا اور۔ اللہ صاحب کے شخص سے آپ سے سوال ہوا کہ آپ نے فرمایا:
"جانے ہے حدیث میں ہے اللہ انت اصحاب فی البصر والحدیث فی اللیل والاصول
والاول اور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تو قرآن عظیم میں صاحب فرمایا
کہا حاصل صاحبکم وما ظنونی۔ لیکن اللہ صاحب کو کتنا نیک و باری کا اللہ اور

ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے صاحب ہیں وہ پاک کے ساتھ صاحب
 کیلئے یہ ہندو ہیں کا لہذا ہے اس لئے نہ چاہتے۔ (المعروف۔ سوم)

۳) کج کل چل سولوں کا جیسے بوجہ کیا ہوا ہے، اعلیٰ جادوگ چن چاہیں وہ نہ
 مع فریبت سے لڑو ہو گئے جوئی میں آیا کیا ہو جس میں آیا کسی دہا ایسے لوگ اعلیٰ تعالیٰ
 کیلئے لکھ "مخلق" کا استعمال، عزت سے کر رہے ہیں۔ علم تو ہے نہیں کہ کبھی اس
 کے تعویذ اسلامی معنی کی طرف لہو کرتے اور نہ ظاہر کی قرعہ و حالت ہی ہے کہ
 ان کی اصلاح ہوئی۔ اعلیٰ تعالیٰ کو مائل ہو اور حضور ﷺ کو اس کا مشفق بننے کے فضل
 سے جب نام احمد عنایت سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ: "ہا ہا ہے کہ معنی مخلق
 اللہ عزوجل کے حق میں مہمل فعلیں ہے ایسا لکھتے ہیں وہ جسٹ فری حضرت عزت
 کی شان میں وہ لامعوع فعلیں۔ (نقادی و ضویہ۔ جلد سوم)

۴) یہ قسمتی سے کج کہہ لوگ حضور عالم بالانوار یا کون صلی اللہ علیہ وسلم کے علم
 پاک میں بھی نکل، مثال سے نہیں چکے مالا کہ طائے اعلیٰ منہ نے خاص اس
 عنوان پر علمی تحقیقات کے دریا جاری ہے ہیں۔ جب طائے اعلیٰ منہ کی عزت و تہیں
 کسی طرح نہیں اٹھیں تو یہ بے شکراہم لگاتے ہیں کہ یہ لوگ علم مستقل ہو علم خدا کو
 سداقی قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں فریبت مطرہ کا سرفہ کیا ہے نام طاعت کی
 نہائی بنے، فرماتے ہیں: "علم ذاتی اعلیٰ عزوجل سے خاص ہے، اس کے غیر کیلئے
 مثال ہے جو اس میں سے کوئی چیز فکر ہے ایک ذوق سے کتر سے کتر غیر خدا کیلئے مانے
 "یعنی کافر مشرک ہے۔" (عالمی ما معقول)

"سری جگر فرماتے ہیں: "علم الہی ذاتی ہے اور علم عقلی معنای معقول ہے"

نفس، وہ تو ہم پر حاوی، وہاں غمناک ہے غمناک، وہاں مقصد یہ مقصد، وہ ضروری
 ایسا ہے جائز ہے، وہ مستحق ہے غمناک ہے غمناک، (ابو اسحاق)

علم خداوندی علم مستحق ہے ضروری کے تصور اسد الزمان کے بارہویہ وغیرہ
 ہونے لگتے ہیں: "ضروری خود خدا میں نے اپنی نکلوں میں تصریح کر دی ہے
 کہ اگر تمام دینی امور میں کاظم صلح کیا جائے تو اس علم کو علم الہی سے وہ نسبت ہرگز
 نہیں ہو سکتی، صرف کے کہ وہی کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ نسبت تباہی کی
 تباہی کے ساتھ اور وہ غیر تباہی، تباہی کو غیر تباہی سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔"
 (ملفوظ اول)

۵) اسلام اور نظریات اسلام کی روح اس وقت ابھرنے لگی ہے جب کہیں سے
 یہ ابھرتی ہے کہ "کسی کو برا نہیں کہنا چاہئے کیا علم ہے، چاہے وہ اللہ اور اس کے
 بندے رسول ﷺ اور بندے دین اور ضروریات دین کے بندے میں ہو گئی تھی
 اور بے "سوائے" میں مذہبوں نظریے سے ان دین کا جتنا نقصان ہو رہا ہے شاید ہی
 کسی دور میں ہو گا۔ اسی عالم نظریے نے عالم عقلم، حق باطل، نور و ظلمت کو
 کچھ ایک ہیئت قائم ہو کر کھڑا کیا ہے۔ معاشرہ ایسا گھوم رہا ہے کہ اپنے اور جانے،
 راست اور غمناک اور خود لڑکی پہاں مشکل ہو گئی ہے۔ اگر یہ چھوٹے ہی جانے
 تو اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ ایک بڑا اسلام گڑھ کر رہ گئے ہیں۔ اسلام
 مذہب حق ہے اور حق کو باطل کہا جائے گا اور ایسا اسلام کی پالیسی بالکل صاف
 اور روشن ہے اس میں کسی طرح کی کوئی تباہی اور تباہی نہیں ہے۔ وہ لوگ جو
 بیکے بے دینی ہو گئے ہیں ان کے ہاتھ میں اسلام کا نظریہ اور بے اور وہ لوگ

جو ابھی تک درج نہیں کیا گیا ہے، مذہب میں ان کے تعلق سے اسلام کا نظریہ اور ہے۔ جو لوگ اپنے قول و فعل سے اس خاتمے میں پہلے نہیں ان کی اصلاح اسی علامت اور ذوق سے ہوگی، ان کے تعلق سے شریعت کا فیصلہ نام اور رضا کے حکم سے ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکھو لڑایا یا بھلا اللہ جعده الکفار والمنظفین والمخلط علیہم۔ اسے نبی بنا کر دیکھا اور انہوں نے اسے اور ان پر اتنی کر۔ پورا نہیں ٹھہرتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے لک لعلی خلق عظیم، تو بے شک اسے خلق ہے۔" (الممتحنہ اور جو لوگ ابھی ایم پاتے ہوں مذہب ہوں ان کے بارے میں شریعت کی بنیاد طبعی اور نام اور رضا کی نرم گفتاری کا منظر ملاحظہ ہو: "تو کچھ نری کے جو تو انہیں وہ خلق میں ہرگز نہیں حاصل ہو سکتے۔ جن لوگوں کے علاوہ مذہب ہوں ان سے نرمی دتی جائے کہ وہ ٹھیک ہو جائیں۔" (الممتحنہ)

آپ کا مسلح نظریہ یہ رہا کہ حق کوئی ہے اور ان کی نگاہ امن نہ چھوٹے، ابھی اور پگھلاتی رہی کہ وہ لوگ تالی جانے، چاہے وہ اپنا ہو یا نہ ہو۔ آپ کی حیثیت کا ہر لمحہ کوئی دے رہا ہے کہ آپ نے اپنی پوری توانائی و جگر کا وہی اور لوگوں کو اس پر ہستی سے نہ تو مصطفیٰ کی طو شہودی کے لئے اس لڑینے کو انہما ہوا اپنے منصب کا جتنا دیکھا آپ نے کچھ اور بنا کر دکھا ہے آپ کے عہد ذریعہ میں شاہی علی کسی نے دکھا ہو، رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ میں اپنے آپ کو لگا کر کے کھلا شیریں جام نوری فرمایا دیکھتے تھے پوری اصلاح ہے جو انہوں نے کی ہے۔

کاہدے لے لکھتے تم کو جو راہی کرے

ٹھیک ہے نام رضا تم کو کہہ رہی ہیں

ولادت با کرامت: امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال ۱۲۴۴ھ میں ہوئی جو مطابق ۱۳
جولائی ۱۸۲۹ء اور روزِ شنبہ عصر کے وقت شہرِ علی شریف۔ محلہ ہسولی میں ہوئی۔ خود
امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے اپنا اسم ولادت کا استخراج فرمایا:

تَوَلَّدَكَ كَتَبَ فِي ظُلُومِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْبَهْمُ بَرُوحَ مَنَ ۱۲۷۴ھ

ہاناگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسا نیک خلق فرمایا اور اپنی طرف سے روح
القدس کے اریب جن کی نسل لڑائی۔ (کمزور بیان)

آپ کا بیچ آنٹی نام محمد ہے اور چھوٹی نام الخدیجہ ہے ۱۲۷۴ھ میں جد امجد رسولِ نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم (م ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء) نے آپ ۲۴۴ھ امام احمد رضا کو جنم فرمایا جس
نام سے آپ مشہور ہیں اور میں آپ نے اپنے اسم شریف کے ساتھ عبدالمصطفیٰ کا
اسناد فرمایا ہے اور اپنے نعتیہ ربیعہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں

خود دیکھو خدا اور تو ہے عبد مصطفیٰ

میرے لئے لانا ہے تم سے لئے لانا ہے۔

خانقاہی نبیوت: آپ کا خاندانِ افضل، کرامت، لادید سہادت اور علمی، فکری
میراث میں شرمسار سے ہی پانچ روز گزار رہا آپ کے والد گرامی امام الفاضل صاحب
آزادی حضرت علامہ شاہ آغا علی خاں علیہ السلام صاحب تصانیف کثیرہ و بیاد پانچ
تقدیر اور پانچ روز گزار عالم بن گئے۔ حضرت علامہ شاہ احمد خاں علیہ السلام صاحب
کامل اور مزاج تھا کئی درگتھے۔ حضرت صاحب شاہ کا علم علی خاں رحمہ اللہ علیہ فوج
کے سپہ سالار اور ایک سچے عاشق رسول تھے۔ ایسے آغوشِ علم

کرم فضلہ کمال اور گہوارہ شہورہ و بے شبہ میں آپ کی تصنیف ہوئی۔
ذہانت و قناعت۔ آپ لیکن ہی سے اعلیٰ ذہن و بلند دماغ اور زبردست قوت حافظہ
 کے مالک تھے۔ آپ خود تحریر فرماتے ہیں۔

میرے استاد جن سے میں اللہ تعالیٰ کتاب پڑھا تھا جب مجھے
 سنی پڑھا دیا کرتے ایک دو مرتبہ کتاب دیکھ کر کہہ کر دیا
 جب سنی سنی تھے تو صرف صرف لفظ لفظ یاد دہانتی
 حالت دیکھ کر حلتہ قہب کرتے ایک دن اللہ سے فرماتے
 گئے کہ میرا یہ ذہن تو کوئی ہوا جن کے کوئی حالت دہانتی
 ہے مگر تم کو یاد کرتے دہانتی نہیں گنتی۔۔۔ ۲۔

آپ نے ہر سال کی ہر شریف میں ہر قرآن حکیم مکمل فرمایا۔ ۱۰ سال کی
 عمر میں میدیہ انجیل کے سونچے نمبر پر جلوہ افروز ہو کر ناسخہ طبعی اللہ عزوجل
 خطاب فرمایا۔ ۱۰ سال کی عمر میں ہدایہ اللہ کی طرف میں شرح لکھی یہ آپ کی سب
 سے پہلی تصنیف ہے۔

فراغت : ۱۳ سن ۱۱۰ھ ۵۵۰ء کی عمر میں ۱۳ شعبان ۱۸۷۱ء میں سنہ
 فراغت سے نواسے گئے۔۔۔ ۳۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۳ شعبان ۱۲۸۷ھ / ۱۸۶۹ء میں مظلوم درپہ سے فراغت حاصل کی اور
 اس وقت میں ۱۳ سال ۵ دن کا تھا اور اسی تاریخ سے مجھ پر لڑاؤ فرما دیا اور
 میں انعام شریف کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ ۴۔“

قوت حافظہ : ایک مرتبہ آپ اپنی محبت شریف شریف سے ملے اور حضرت

سورہ میں امام صاحب محدث سورتی طبع الرحمن کے مسلمان ہونے کا ثبوت کھنگر
 میں حضور اللہ ﷺ فی تہنیل لہی الخاویہ کا ذکر مل چلا حضرت محدث سورتی نے فرمایا
 کہ وہ کتاب میرے کتب خانے میں ہے اہل حضرت نے اس وقت تک اسے دیکھا
 نہیں تھا فرمایا جائے وقت میرے ساتھ کر بیٹھے مگر حضرت محدث سورتی نے
 کتاب لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ ملاحظہ فرماتے کہ وہ
 کچھ بیٹے مگر آپ کے یہاں کتب خانہ میں ہے اور میرے پاس تو کتب کی چند کتبھی ہیں
 جن سے لکھی جا کر آئی ہیں۔

اہل حضرت کو اسی دن آغا خان ایک ہائیڈر کی دعوت پر دکان پر آپ نے
 رات میں حضور اللہ ﷺ کی اور عظیم جلدوں کا مطالعہ فرمایا اور سر سے ان طبع کی نماز کے
 بعد بریلی کا قصد فرمایا جن حضور اللہ ﷺ کو سامان میں رکھنے کے جانے محدث صاحب
 کے یہاں رہا جس کی گواہی اس واقعہ کے بعد محدث صاحب تشریف لائے اور عرض
 کیا کہ کیا میری اتنی ہی گزارش ہے کہ مطالعہ کے بعد میری کتاب الیٰس فرمادیں
 گے۔ آپ کو اتفاق ہو کہ آپ کتاب الیٰس فرمادیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ
 جلا اور توفیق لے جا تا جن صاحب رک گیا تو شب میں اور کچھ میں پوری کتاب دیکھ
 لیا اب لے جانے کی ضرورت نہیں۔ محدث صاحب نے فرمایا کہ مرنے کا کچھ لینا
 کافی ہو گیا آپ نے فرمایا کہ چرگہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین
 سال تک جہاں کی عبادت چاہوں گا تعالیٰ میں گھر دو گا اور حضور انور ﷺ کو اللہ اعظم
 عمر کے لئے محفوظ ہو گیا۔ ۵۔

دعوتِ علمی : ایک مرتبہ فروری میں ۱۲ رجب الاول شریف کے عظیم اجتماع

پندرہ میں اہل حضرت نے صرف اسمِ اٹھ کے باوجود اور اسمِ اٹھ ہی مسلسل کنی سمجھے
 لہٰذا تقریباً قربانی جس سے حضور علیہ السلام کے مجدد نواہی، باوجود جہاں ہر مسنہ
 کمال کے دروازہ نہ لگے کہ آپ نے انہیں وہ لفظوں باوجود اور اسمِ اٹھ نہ لیں طہی
 وہ ان پر فضا کی رسولِ اٹھ ﷺ کے حقیقی لکھی یا نہیں بیان کرنا نہیں جس سے اہل علم
 کے اہل کان پائتا ہے۔ ۷۔

ایک بار حضرت مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی علیہ السلام کے عرس میں جا رہی
 تھی یہاں تک کہ اور آپ نے صرف سورہ نوح لکھی ہے صحیح ہے کہ اسے تک مسلسل
 میں سمجھے تقریباً قربانی پر واضح ہے کہ اہل حضرت کی تقریباً حاصل طہی حقیقی
 مشاہدین پر مشتمل ہوتی تھی۔

پھر اسی مجلس میں اہل حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ سورہ نوح لکھی ہے چند اشعار کی
 تفسیر ۱۰۰ جات تک کہ کہ چھوڑا یا کہ انکشافت کہاں سے لکھی کہ چوتھے قرآن مجید کی
 تفسیر لکھوں۔

فقہی معجزات : جدید تحقیق کی روشنی میں آپ کو کتبہ طہی ہر نواہی بن کمال درک
 اور معجزات حاصل تھا آپ کی تفسیری معجزات، علمی و جاہلیت، نفسی معجزات، طہی
 استدلال، آیت قرآن، اختلافات، علمی یا نہیں اور خود اور شاکت، عزت کو اپنے
 اور غیر سب نے تسلیم کیا ہے اور انکشافت لکھی اور ہی نے اپنا تاثر میں لکھا میں میں لکھی کیا
 ہے۔

وہ ہے حدیث میں اور ہر ایک میں عالم دین تھے۔ نفسی معجزات
 میں ان کا مقام بہت بلند تھا ان کے نقی کے مطالعہ سے

انوار ہو تا ہے کہ وہ اس قدر اعلیٰ دستکاری ملا جملوں سے
 برآمد ہو اور پاک و پیر کے کیسے ہونے اور دیگر چیز تھے۔
 بعد جلی کے اس دور میں شرح میں ان جیسا علم اور ذہن
 تیرے سنگھ نے جان کے لکھی ان کی ذہانت و فطرت و
 جودت علیہ، کمال فطرت اور علوم دینی میں انگریزوں کے
 شاہد ہوں۔۔۔ ۸۔

مولانا امیر اعلیٰ لکھنوی نے بیان کیا ہے :

بدر نظرہ فی الاطلاع علی الصفہ الحسنی و جملہ تہ۔
 یعنی تیرے اعلیٰ اور اس کے جزیات میں جو ان کو عید حاصل
 تھا اس کی نظیر شاید کسی نے۔۔۔ ۹۔

مولانا ابوالحسن علی میرا ندوی نے ان لکھوں میں اعتراف کیا ہے :

ترجمہ شریفین کے قوم کے زمانے میں میں رسائی میں
 تھے اور علماء دینی نے اعلیٰ سوالات کے جواب کے جواب
 میں ان کے جواب تھے اور انسانی مساکی پر ان کی ہر غیر
 مطہرات، برکت آخری اور ذہانت و کمال کو سب کے سب
 ترجمہ مشورہ تھے۔۔۔ ۱۰۔

بیت دار اہل بیت، امام المصلاہ، بدر المصلاہ، تہذیب و تمدن، سید عالمین خاتم الانبیا
 حضرت سیدنا اعلیٰ رسول، ماری بروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو شرف بیعت
 حاصل ہے، بیعت ہونے کا واقعہ بھی ہوا لہذا ہے حضرت مولانا شاہ حسین رضاعین

استاذ میں حضرت علامہ حسن رضا مدنی کی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیرت اہلی حضرت
میں نظر فرمیں۔

ایک دن دوپہر کو اہلی حضرت قبلہ دوپہے دوپہے سوئے
شراب میں اپنے دلواپان حضرت مولانا شہد رضا علی خاں
صاحب علیہ الرحمہ کو دیکھا وہ شریف لائے اور فرمایا وہ
عقلی شریف آئے وہاں ہے جو کھارے اس درد کی دوا
کرسے گا چنانچہ اس واقعہ کے دوسرے یا تیسرے روز صبح
انگول حضرت مولانا عبد اللہ رحمہ اللہ نے اپنی علیہ الرحمہ شریف
لائے اور اپنے ساتھ ماہرہ شریف لے جا کر حضرت شہ
آگے رسول قدس سرہ سے مرید کر لیا حضرت خاتم الانبیا
قدس سرہ نے اہلی حضرت کو دیکھتے ہی جو اتفاقاً نہاٹے تھے
وہ یہ تھے ”آئیے ہم تو آج دن سے آپ کے انتظار میں تھے“
مرشد برحق کی بے انتہا لاشوں کو دلچ کر دیکھ کر مریدوں کو
حیرت ہی ہوئی تو حضرت انہی خاتم الانبیا نے فرمایا
وہ نولہا پچھٹا صاف دل لے کر آئے تھے اس تھوڑی سی
توجہ کی ضرورت تھی جو نسبت حاصل ہونے کے ساتھ ہی
حاصل ہو گئی۔ پھر لڑکھو فرمایا کہ مجھے مولانا احمد رضا خاں
صاحب کی حالت پر فرمے۔ حضرت مولانا صاحب نے
خود ہی رضوی فیروز پوری اپنے ایک خطوں میں فرمے

فرماتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قاضی اعظم ہندوستان علیہ السلام کے ہی مرشد
حضرت امام احمدیوں مولانا سید شاہ آمل رسول گدوی
مذہب دینی خود غلط مرثیہ فرماتے ہیں اگر خدا نے وہ گمراہ
مجھ سے فرمائے گا کہ میرے واسطے تم کو لایا تو میں احمد رضا کو
بتی کر رہی گا۔۔۔۔۔

تجدیدی کارنامے : آپ نے اپنی شوکت طہی اور عبادت گہری کے ذریعہ
انیسویں، انیسویں، انیسویں، انیسویں اور حضرت علیؑ کا مذہب دینی گمراہ انجام دیا
ہے اور عقیدے متبادل ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے تجدیدی کارنامے سے متاثر ہو کر
آپ کے طہی معتزیت کے آستانے پر گمراہ بن گئے ہوتے۔ حافظ کتب الحرم فتح
الطہی علیہ السلام کی طرف اصرار نظر آتی ہے۔

بل القول لوقیل فی حلقہ اللہ مجدد هذا القرن لکنان
حق وصدق۔۔۔۔۔

ترجمہ: بھروسہ میں کتابوں کو حق کے ہوتے میں یہ کہا جائے
کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں تو بے شک یہ بات سچ اور سچی
ہے اور فرض عربہ ہم کا گوش گوش آپ کی دینی عبادت اور
تجدیدی کارناموں کا معترف ہے اور اللہ تعالیٰ آج بھی آپ
کے علم اور دست کی ضیاء ہدی، غمزدہ عقیدت کی پاکیزگی اور
عقل و فہم کی کمال کی چہرے پر جگہ موسیٰ کی ہدی ہے۔

سرہ کا یمن اور عربی حجاز کا اور شہر مبارک ہے ان اہل
 بیعت لہذا الامۃ علیہ واس کل ملۃ من بعدہ
 لہا دنیا۔۔۔ ۱۳۔

یعنی پروردگار عالم ہر سو سال کے بعد امت کے لئے مجدد مبعوث فرماتا ہے جو
 اس وقت میں دین کو زندہ کرے ہے۔ فرسوں، عوام اور یہ صحابی کی انگوٹھوں کو فتح
 کر کے شریعت مقدسہ کے پاکیزہ اصول سے امت کو روشناس کرتا ہے اور لوگوں
 کے فحشاء، فہم، گمراہیوں اور گمراہیوں کے لئے خط مستقیم اور چارہ دہیافتن ہاتھ ہے۔

اس حدیث مبارک کی روشنی میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام
 احمد رضا عظیمی نے علیہ الرحمہ کی حیات و خدمات کا جائزہ لیں تو حیات مبارک
 کی طرح آپ پر واضح ہو جائے گی کہ آپ کے وجود مسعود کا سرور اور اس حدیث
 مبارک کا کمالی ترجمان ہے۔ فرود عمل سے لے کر زبان و قلم تک زندگی کی ہر گھوڑ
 حیات کی ہر روشنی اپنے ذہن میں اجازت شریعت کی چاشنی، اعیانہ سنت کی رنگینی،
 تجدید دین کی جادوئی اور حقیقت رسالت چٹائی کی دلہائی کے ساتھ جانے سمجھنے، ہر ذرا کو
 ہر سانس ہے۔

کر سورہ اسماء اولیٰ اللہ کہ چاہیں چاہتے

میں نے آپ کے سامنے امام احمد رضا خاندان سرہ کی حیات کا ایک انسانی خاک
 چٹائی کر دیا ہے تاکہ آپ کی عبرت و آفاتیت کا صحیح اندازہ ہو سکے اور لوگ جو آپ
 کی عظمت اور عظمت اور شوکت کے منکر ہیں انھیں حق و صداقت کی روشنی نظر آئے۔
 اصلاح معاشرہ کے تعلق سے امام احمد رضا خاندان سرہ نے کتنا کھلی اور کھلی

دول لوا لیا ہے اسے حق کی تحریر کے آئینہ میں پڑھنے سے پہلے آئیے حق کی سیرت و کردار کے بچے ہونے اس صاف و شفاف ہنر کا سر اٹھائیے جس کے کلبے بے غلو کر لکر کسی نے ایک جرم بھی پی لیا تو اس کی بائبل زندگی میں ایک عظیم انتخاب رہا ہو گیا اور جس کے نوکِ قلم سے نکل کر صوفی قرعے میں پھینچنے والا حرف حرف انکار و نظریات اور عقائد و خیالات کے اندر کیف و سرسستی کی ایسی خیاں بھی بھیر گیا جس کے اہلے میں ہر حق ہند ، منصف و دماغ اور تم جتنے دلوں کے لئے ستر کرنا نہایت آسان ہو گیا۔

حق کا سایہ ایک جلی، حق کا ٹھکانا چرخ

وہ جو سر گزرنے اور سری روشنی ہوتی جلی

آج کے پردگی اور جہاد سوزی کا بھانگ اور زیر طائر جس تجزی کے ساتھ مسلم دنیا کے اندر سرایت کر رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ یہ کتابت و دست الیہ اپنے کہ مسلم خواہیں شریعت اور آرائی اور شادات سے دور ہو کر آوازوں طرز حیات اور غیر اسلامی روش کو اپنی زندگی میں داخل کرتی چلی پھری ہیں۔ وہ غلوں ، پارکوں اور تقریر گاہوں سے لے کر مقدس مقامات تک ایسی غیرت فرہوشی کا مظاہرہ کرتی ہیں کہ جسے دیکھ کر شیطانی بھی شرمندہ ہے۔ امام احمد رضا اور علامہ مرتضیٰ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ حشرات پر جو قتل کا پھانسا کیا ہے تو آپ فرماتے ہیں :

تھکانے میں ہے یہ نہ پوچھو کہ جو قتل کا حشرات پر پھانسا ہے

یا نہیں پھانسا یہ پوچھو کہ اس صورت پر کس قدر لعنت ہوتی

ہے اللہ کی طرف سے اور صاحبِ حشرات کی طرف سے۔ جس

وقت گھر سے لوٹ کر آتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور
 وہ تک واپس آتی ہے تاکہ لعنت کرتے رہے ہیں۔
 سوائے روزہ انور کے کسی روز پر جانے کی اہانت نہیں
 وہاں کی ماضی اہانت سنتِ جلیلہ عظیمِ قریب و اہانت ہے
 اور قرآن نے اسے مغفرتِ ذنوب کا دروازہ بنا دیا ہے۔ — ۱۳ —

لوہا ہ کرام کے مقدس آستانے جہاں ہر لمحہ رحمتِ الہی کی سوسلا جلیقہ لاش
 ہوتی ہے اور ہر لمبے سعادت و برکات کی خیرات تقسیم ہوتی ہے وہاں ایسا عظمت اور
 پاکیزہ عقائد پر مورقوں کی ماضی موصوب لعنت ہے تو وہ نگہیں جو شیطانوں
 لوہا ہوں اور شریعتوں کی آواز ہوں وہاں مورقوں کا بے چینی گھومنا کیوں کر جائز
 ہو سکتا ہے۔ مگر وہاں تو تہذیب اور فیشن پر مبنی تاکہ آج ہر عاصی و مامی اس ملک
 موش میں جھکا ہیں۔ کاش کہ لوگ نام اور رفاقتوں سے سرو کی قرابت کی وہ فحش
 اپنا کام کرتے اور ہر اس فعل سے اپنے آپ کو روکتے جو خدا اور رسول کی رفاقتوں اور
 غضب کا سبب ہے۔ نیز عاصیوں کی جماعت جو انعامِ تراغی کرتی ہے کہ نام اور رفاقت
 نے مورقوں کو حرمت پر جانے کی اہانت دی ہے اسے نصب و لگ نظری۔
 یہاں تراغی اور انعام پر واپسی کی سب سے پہلے انہ کو نام لاش سنتِ علیہ السلام کی پر
 نور اثر کا مطالعہ کرنا چاہئے اور پھر انہ کے حضورِ جہاں جانے کے لئے چلے
 رہا ہے۔

آج کل بے شرع عیروں کا سیلاب آیا ہے جسے دیکھ کر کمالِ حائلے
 انگلیوں میں انگوٹھیں سہانے۔ درگاہیں پڑے پتے ہی سروی کی درگاہیں گھائے

ہے۔ یہ اہانت کی کھلی دہائی ٹریڈ می ہے کہ جہت و اہانت اور دشمنی و اہانت جہت ہے۔
 رسالت کا اہم باب ہے مگر کچھ باعاقبت انہ لیں اور ان پر اہانت سے اس پر کچھ روشنی
 کو بھی کھلی کا کچھ ہیں ذریعہ اور حصول ذرا کا اچھا وسیلہ بنا رکھا ہے نہ موسم و صلہ کی
 پابندی، نہ انعام و شرم، نہ عمل، نہ اسلامی اصول سے باعاقبت اور نہ ہی علم و آگہی سے
 کوئی تعلق مگر ان سے کہا جانے کہ تہذیب چھوڑنا ہی ہے بنی اور جہاں تہذیب سے
 برباد رہتے ہیں کہ شریعت الگ ملنے ہے اور طریقت الگ۔ امام احمد رضا اپنے
 یہاں کا کتاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مراد کا قول کہ طریقت ہم سے اصول علی اللہ کا محض ذہن و
 جہالت ہے وہ حبل چھوڑا ہوا جان ہے کہ طریقی طریقت
 طریقت نہ کہ کہتے ہیں نہ کہ کھٹکا جانے کو تو یہی طریقت بھی
 راہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو اہانت
 قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی پھر شیطان تک۔ جنت
 میں نہ لے جائے گی پھر جہنم میں کہ شریعت کے سوا
 راہوں کو قرآن عظیم ہاٹل اور مردہ ذرا پہنچا ہے۔ — ۱۵۰ —

دوسری جگہ یہاں تحریر فرماتے ہیں۔

شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں امتداد نام کوئی
 تعلق نہیں اس کا وہی اگر ہے کچھ کے توڑا جاہل ہے اور
 کہہ کر کے تو اگر وہاں ہے۔ شریعت حضور اللہ ہی سے عالم
 حقیقت کے انمول ہیں اور طریقت حضور کے افعال، حقیقت

حضور کے احوال اور معرفت حضور کے علوم یہ مثال ہے

—۲۹—

ہر قرین فرماتے ہیں۔

بائنطق شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک ماہر ہے
 ایک ہی ایک ایک لہر ہر مرتبہ دم تک ہے اور طریقہ میں
 قدم ہر کھلے دلوں کو اور زیادہ کہ وہ جس قدر ہر ایک اسی قدر
 ہر ایک کی زیادہ حاجت و لحاظ اور بہت کن آیا حضور سید عالم
 ﷺ نے لہر ہر متعدد ہر قدر کا احساں فی العاصرون
 ہر قدر کے عبادت میں ہر نئے والا ہے جیسا ہی کھینچے والا
 گوہر کا حقیقت کھینچے ہر کھینچے نہیں۔۔۔۔۔

ہر قرین کو حقائق کے اجالے میں ہر سنا اور آپ خود لہر کھینچے کہ وہ ہر
 شریعت کو جانے حقائق کہ کہ صرف طریقہ کی بہت کرتے ہیں وہ اسلام اور شریعت کی
 نظر میں حقیقت ہر میں یا نہیں ہر آپ ایسے ہی ہیں ان کے ہر میں ہر ہر ہر ہر
 کے دامن ہر سید سے اسلامی اور شرعی اصول و ضوابط کی ساری ہر کھینچے ہر ہر
 آج کے اس ہر حق ہر اصول میں ہر ہر ایسے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 معارف کرنے اور اپنے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 شرعی احوال کہ گزرنے میں کوئی ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 ہر
 ہر
 ہر

ہاتھ سے ارمیت کے ہر مکان کے اندر تشریف لے گئے اسی وقت اور تمیں ہاتھ کیلئے حاضر ہوئی تو حضور سید عالم ﷺ نے توقف فرمایا تو فرمایا حاضر سجدہ یہ آیت پاک نگر حاضر خدمت ہوئے مبارک کھڑی ہوئی یا ایھا النبی افا جاءک العوضت یا یحییٰ علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرفن ولا یزینن ولا یفتنن اولادہن ولا یاتینن یتیمان یتغر بہ بین یتیمین وار یتیمین ولا یعتدیک فی معرفتہا یتیمین واستغفر لہن اللہ ، ان اللہ ظہور رحیم۔

اسے ہی جب تمہارے حضور سلطانِ عورتیں حاضر ہوں گی ہاتھ کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ گھراؤ گی عورت چوری کریں گی اور نہ یہ گداری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضعِ دلاوت میں اٹھائیں اور کسی نیک ہاتھ میں گھداری بائیں نہ کریں گی تو ان سے نجات اور اللہ سے ان کی سظرت چاہو ہے لکھ اللہ جتنے دانا مریاں ہے (ترجمہ و توضیح)

حضور رحمتِ عالم ﷺ نے اسی آیت کے سواہبِ عورتوں کو بھی ہاتھ کر لیا حضرت عائشہ صدیقہِ خاتمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ سے عورتوں کی ہاتھ معرفتِ کام سے ہوئی اور حضور کا دست مبارک کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں ہوا۔ ۱۱۸۔

یہ حدیث ان چاند اور غیر شرعی عورتوں کے لئے تازیانہ معرفتِ گہی ہے اور چونکہ وہ بھی جو اپنی سرے لگایا سے ہاتھ پھان کا وہ سبہ دلواتے ہیں اب لام احمد رضا خاں نے اس امر کا کافی لحاظ فرمایا ہے :

جہ تک غیر عزم سے پردہ فرض ہے جس کا طہ و رسول
 نے ہم دیا (پہل جان و سلی طہ طہ و سلم) جہ تک یہ
 مردہ کا عزم نہیں ہو جاتا نبی ﷺ سے عہد کر امت کا یہ
 کون ہو گا قیام و اندوہ ہو جاوے اگر یہ ہو جانے سے کوئی
 عزم ہو چلا کر تا تو چاہئے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی
 عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا۔۔۔ ۱۹۔

آج اگر کوئی ایسا کرام کے حرمت پر قرآن و حدیث اور اسلام و سنت کے
 بیضان اور باطنی حرمان سے کرام سہارا گن حرامیر کے ساتھ عمل طہ کا مستحق اور
 قولی کی عمل کرام کرتے ہیں ذمہ داریوں کی تہا پر خود بھی تو کئے ہیں اور سر میں
 کو بھی طہ فریضہ دیتے ہیں اور اب تو کون یہاں تک آ پہنچے ہے کہ عرس کے پیام
 میں مردہ عورت کا شاندار مقابلہ ہونے لگا ہے خود باطنی حرمان سہارا گن کو کجا عمل
 نہیں معلوم کہ اس فعل غشیج سے جہاں اسلام کا تقدس اور شریعت کا اقدار گروہا
 ہو رہا ہے وہیں صاحب حرمت کی روح بظلمت کی گردنیں لے رہی ہے نام اور وفا
 تقدس سرور فرماتے ہیں:

حرامیر جنہیں مجالے کے لئے حضور پر نور مید عالم ﷺ
 شریف لائے تھے (کافی اللہ حدیث) مطلقاً حرام ہے
 ۔۔۔ ۲۰۔

اسی قولی حرام ہے حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا
 گنہگار میں کرتے واسلے اور قولوں پر ہے اور قولوں کا

یہی کہنا عری کرنے والے پر بھی اس کے کہ عری کرنے والے کے ساتھ توہوں کا گناہ جاننے سے توہوں پر سے گناہ کی جگہ کی آئے پاس کے نور توہوں کے ذرہ حاضرین کا وہاں جاننے سے حاضرین کے گناہ میں جگہ تخفیف ہو نہیں پھر حاضرین میں ہر ایک پر اپنا جرم رکھنا اور توہوں پر اپنا گناہ لگ اور سب حاضرین کے ذرہ جدا جدا اور ایسا عری کرنے والے پر اپنا گناہ اور توہوں کے ذرہ جدا جدا اور سب حاضرین کے ذرہ علیحدہ۔۔۔ ۲۱۔

حرامی یعنی آفات نور و لعب و ہر وہاں ہر ہر شہ حرام ہیں جن کی حرمت اولیاء و علماء و دونوں فریق خدا کے کلمات عالی میں مصرع حق کے سنے جاننے کے گناہ ہونے میں شک نہیں کہ بعد امر لکھ رہے اور حضرت علیہ السلام ہمیشہ والے سلسلہ عالیہ ہشت رخی اللہ تعالیٰ محمد و خاندانِ حاکمی طرف نسبت محض باعلیٰ و اقرباء ہے۔

حضرت سید نور الدین دہلوی قدس سرہ کہ حضور سید محبوب الہی سلطان اولیاء نظام الخلق و اللہ یاد الدین محمد امجد رخی اللہ تعالیٰ حتما کے بعد خلفاء سے ہیں جنہوں نے خاص حق کرست سید حضور میں پھر خود حکم و امامت علیہ السلام میں رسالہ کشف القناع عن اصول اسلام جلیف فرمایا

اسناد کی رسالہ میں لکھتے ہیں سمع بعض المعلومین
 السماع مع العزائم فی طبقات الشوق واما سماع
 مشائخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم فہو عن ہذا
 النہمہ وهو مجرد صوت القوال مع الاستماع
 المشعورہ من کمال صنعہ اللہ تعالیٰ

یعنی بعض مشہور اہل علم لوگوں نے اپنے عقیدہ شرعی و دہلی میں
 سماع صحیح مزایر حاکم ہمارے ہی ان طریقہ سے رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم کا سنتا ہی سنت سے دی ہے، وہ تو صرف قوال کی تکرار
 ہے ان اشعار کے ساتھ جو کمال صنعت الہی عمل و عا سے لبر
 دیتے ہیں لہذا کہ القوال کہ شریف میں تصریح فرمائی ہے کہ
 مزایر حرام است، حضور مہرور کے یہ ارشادات صحیح
 ہمارے لئے سند کافی اور ان نقل ہوا، وہ اس درمیان پناہ
 پر حجت دہلی۔۔۔ ۷۲۔

اب آئیے ذرا مجلس سماع میں قوالی سے حلقہ سلسلہ چنتیہ کے عظیم روحانی
 اثرا مطالعے رسول حضرت خواجہ طریب لوند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے
 محبوب مرید و خلیفہ خواجہ غیب الدین ظہیر کاکئی علیہ الرحمہ کا ایسا انفرادی واقعہ
 سامت فرماتے۔

حضرت ظہیر کاکئی رحمہ اللہ علیہ کے حوالہ شریف، مجلس
 سماع میں قوالی ہو رہی تھی حضرت سید لراجم امروہی رحمہ

اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے ہر امن - سلسلہ میں ہیں یا ہر ہی مجلس
 سلام کے تشریف فرمائے ایک مناسب حال میں سے آپ
 کے پاس آئے اور گذارش کی کہ میں تشریف لے چکے
 حضرت سیدہ اہم امیرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تم
 جانے والے ہو مولاہم اقدس میں، حاضر ہو اگر حضرت رضی
 ہوں میں ابھی چلا ہوں انہوں نے مزاج اقدس پر مزاج کیا
 دیکھا کہ حضور تہم تشریف میں پہنچا خاطر ہیں اور توہوں
 کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ امیریدہ حضور وقت سارا
 پہنچا کر رہا کہ تاہم آئے وہ نقل میں کے عرض کریں،
 فرمایا آپ نے دیکھا۔ ۲۳۔

خداوند اصف سے جانے کہ ممکن سلام میں توہوں سے اس قدر حضرت نے
 اپنے برا عقل اور پریشانی کا اظہار فرمایا تو ہم سلام مع حرا میر سے ان پاک استیوں کی
 دن کس قدر سے لکھن ہوں کی سن رہا ہوں ہوں ہوں کے پہلے ہیں کا کہ اس قدر
 دن کس قدر سے بہ ہر سلام - امیر کے ہر مزاج کا مہر رہا اور اللہ علیہ سلسلہ چلتا علی
 نہایت کی طرف میں فتح و کسوت کی نسبت کر کے خالص بہتوں اور عظمت میں کس
 فریاد ہی رہا تو ہے۔

مسلطین اسلامی رہا ہوں۔ سے بہت کر شادیوں میں لانے لڑ کے ساتھ ہونا
 گانے اور صلہ ہے۔ آتش، دی اور چالنے کا اجسام کرتے ہیں ہوں اس سے ہوا اور سم
 میں ہر خاص و عام ہوا ہے۔ کل تک جس چیز کا تصور کرنا ہی حرام تھا آج میں لہو

انہوں کو بھگانے میں مسلح اپنی مژدہ محنت کھتے مگر اس بات سے بھی
 بے خبر ہے کہ اس ناچاکر سوں کے پیچھے جیسا تہہ بھارت کی پوری شہری گی
 ہوئی ہے کسی طرح ان کے بچنے سے چند مسیحا سولہ مہینہ گھر ماسواں روح اور
 شری رنگ و رنگ کو خاک کر دیا جائے اور انہیں آبی روشنی اور طوفانی تھپکے کا روح
 دیا جائے۔

آج کل کیوں میں جو غیر اسلامی کاموں کے لئے دوپہ کو طرح کیا جا رہا ہے اس
 سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اورج ہو جا رہی ہے لیکن دوسری طرف اس سے کھلی جان اور
 اہلک سے مسلمانوں کی اقتصادی و سماجی زندگی میں جو فرق ہے وہ کسی سے چھپی
 نہیں کاش کہ اسٹیج اور دانشور طبقہ غلطی سے اس نام سے کھڑے ہو کر غرض
 کر کے کوئی ٹھوس اور مثبت اقدام کر جائے اور اسلام کی روشنی میں کوئی نام اصول کی بنیاد
 رکھتا جس سے قوم مسلم کا اور سربراہوں اور اداروں پر غلطی ہو رہے اس کی جگہ تک
 تمام ہو سکے نام احمد و شاکر میں سرور فرماتے ہیں۔

یہ گانے ہائے کہ ان بلاد میں معمول اور رائج ہیں جانتے
 مسلمانوں کو چاہئے۔ خصوصاً مسلمانوں کو ہر مذہم کو بے تیز
 اہلن جانوں نے شہا نہیں جو ملائین بے ہود سے نیگی۔
 یعنی قس گاؤں کے گیت گوانا اور انہیں کے حاضرین و
 حاضرین کو لہجے اور لہجہ، سب سے سبب کی مختلف پاکو اس
 اور قس کو انقلاب سے تعبیر کرنا کہ وہ خصوصاً مسلمانوں
 بے حیا م کا فتح زبان میں ہو رہا اس کا اس پاک و صاف

حکومت پر ہونا چاہئے اور انہیں اپنی حکومتی فریضوں کو یہ سب سمجھنا
 سنا کر وہ لگا کر بنیاد پر مبنی فریضے سمجھتے ہیں۔ عینت مردوں کو
 حضورؐ کی جانور کھانا بھی کھانے والے نام لوگوں کے دکھانے کو
 جھوٹے حکم ایک آجیاد بجز کہ وہ جھوٹے دست قلعی نہ کرنا
 یہ قلعی گندی مردوں کو سم ہے جس پر صدمہ لگائیں اللہ عز
 وجل کی عزتی ہیں اس کے کرنے والے اس پر راضی ہونے
 والے اپنے یہاں اس کا کافی امداد نہ کرنے والے سب ہاتھ
 و پاؤں مرگے کہہ سکتی غضب جہاد و عذاب ہر ہیں۔
 و احیاء بانہ ہر کہ و تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت کرنے
 آئیں۔۔۔ ۳۳۔۔۔

دوسری جگہ فرمایا ہے۔

جن شایعوں میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ
 اس میں شریک نہ ہوں۔ آنگہ بڑی جس طرح شایعوں اور
 شبہات میں دانا ہے بے شک حرام ہر جہاد و اہرام ہے کہ
 اس میں قلعی بل ہے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا
 بھائی فرمایا۔ قال اللہ تعالیٰ ولا یلموا و یلموا ان
 العنبرین کھوہ عنوان الشیطان و کان الشیطان فریہ
 کھوہ۔۔۔ ۳۵۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور فضول نہ لگائے بے شک قرآن کے والے

شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا دادا شہرا
ہے۔ (تکوڑا بیان)

مقام اللہ میں یہ توہم پرستی، غلط نظریات اور فاسد خیالات عام طور سے
پائے جاتے ہیں کہ خصال و دست پر مشہور رہتے ہیں اور اللہ کے جسم پر خالصتاً دیکھ
آنے ہیں۔ اور یہ عسکرت کو اس درست کے پاس جا کر شیریں و غیرہ مفاہم دیتے ہیں
لوہان اگر ہستی سلگتے اور ہارہ پھول نکالتے ہیں۔ یعنی شوائے کرام اور لولیاہ لطف
کے لئے کوئی تمکد نہیں تو وہ درختوں اور انسانی جسموں کو اپنی پتہ لکھ دیتے گے
یہ۔ لا حول و لا قوہ۔ شوائے مقام اور لولیاہ لطف کی وہاں کینہ و عداوت ہے جس کی
دست شان اور حکمت مکان کی شانات قرآن مجید کر رہا ہے اور ان کے ہاتھ میں
ایسا عقیدہ رکھنا ان کی کھلی توہین اور گمراہی نہیں ہے تو کہ کیا ہے۔ یوں ہی اور تہ
شادی کے سوچ سے مسجدوں میں جا کر طاق بھرتی ہیں۔ نام احمد و طاہر اس سرہ
قرآن فرماتے ہیں۔

یہ سب دہلیات، خرافات اور جاہلات حماقات و غفالات ہے

ان کا زائلہ لازم ہے۔۔۔ ۲۶۔

یہ سب رسوم جنات، حماقت و غفالات ہے جو وہ ہیں مگر

امت پرستی اور اس میں انہیں آسمان کا فرق ہے وہاں لکھو

بتوجہ ہیں۔۔۔ ۲۷۔

لوگوں میں یہ بات بہت زیادہ مشہور ہے کہ حرم الحرام اور صفر کے مہینے میں
کھان کھانے کی طرح ۱۳، ۱۳، ۱۳ اور ۱۸، ۱۸، ۱۸ کی تاریخوں اور چاند

غیر کے لام میں شادیاں نہیں کرتے کیوں کہ ان جرنیوں، مصلحتی اور دونوں میں
شادی سرت کے جانے کھلت کا پیام آتی ہے۔ لام احمود خاتون کی سرور فرماتے ہیں:

کام کی جیتے میں بیخ نہیں یہ لفظ مشہور ہے۔۔۔ ۲۹۔

یہ سب باطل اور سب باطل ہے۔۔۔ ۳۰۔

آج کہہ لوگ اپنے گمراہی میں ہی کی تصویر سہاگر رکھتے ہیں اور ہر روز اس پر یاد
پہل بٹائی کرتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کا فرمان گراہی ہے۔ لا عدھل
السلامتکے بعد ایدہ کلب ولا صوره۔۔۔ ۳۰۔

مترجمتے اس گمراہی، اہل نہیں ہوتے میں میں کوئی لکڑیا ہندو کی تصویر ہو
مگر عقیدت کے رہا میں انسان پر اس کام کرنا تھا ہے جو شریعت کی نظر میں ناجائز
گرام اور پائندہ ہے۔ لام احمود خاتون فرماتے ہیں۔

حضور سید عالم ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنا دیا اور عزت

اپنی پاس رکھا سب گرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں

لکھی گئیں۔ اور ان کے دور کرنے اور مٹانے کا حکم دیا۔

تو یہ ان بارے میں حد توڑیں ہیں یہاں چند مذکور ہوئی

ہیں۔ صحیحین و مستدرکات میں حضرت مہاشہ بن

عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے

ہیں کل مصور فی النار یجعل: اللہ لہ بککل صوره

صوره عا نفسا لعلہ فی جہنم۔ ہر مصور جہنم میں ہے

اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے دئی تھی ایک علق

یہ آگے گا کہ جو جہنم میں اسے ڈال دیا گیا۔ اسی
 میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
 رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان تضاعفین علیاً یوم
 القيامة المصرون۔ یہ کتب نایت ختمی ڈال دیا
 قیامت تصور ہونے والوں پر ہے صحیحین و سنن نسائی
 میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
 رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ان اللین یصعون علیہ
 الصور یصلون یوم القيامة یقال لہم احووا ما خلقکم
 یہ کتب یہ جو تصور ہوتے ہیں قیامت کے دن ڈال دیا
 جانے کے ان سے کہا جائے گا یہ سو تمہاری جو تم نے بنائی
 تھیں ان میں جان ڈالو۔ کج کاری میں حضرت عبداللہ بن
 مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں
 من نذر اشیاء فی عقرت ام الملوئین میوت اور منہ نام کہ
 میں منہ کج حضرت اسد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جزئی مکن علیہ الصلوة
 ما یصلعہ فی حضور اللہ ﷺ لیس انہی کیا لانا نہ گویا
 یہ کتب و صورت ام ماکہ زومت کی کتب میں نہیں جاتے
 جس میں کتب تصور ہو۔

کتب میں جو تصویریں تھیں حضور اللہ ﷺ نے

امیر مولا نہیں مگر عارف اعظم و ضیاء تعالیٰ حق کو علم دیا
 کہ انھیں منجھو مگر ضیاء تعالیٰ حق اور دیگر صحابہ کرام
 چاہیں یا جو امور کو انکھل علم تھا جس میں سرگرم ہونے نام
 نام شریف سے ذوال کے ذوال پھر کر آتے اور کہہ گوا اور دیا ہر
 سے دھویا جاتا کیڑے بھلا بھلا کر تصویریں منائی جاتیں
 یہاں تک کہ وہ شکر کوں کے آہر سب دھو کر منادینے وہب
 حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اب کوئی نشان پائی نہ رہا جس
 وقت اور رونق افزا ہونے لگاں سے بعض تصاویر مثل
 تصویر ہر اجم طیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان پائی رہ گیا
 تاہم نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ
 دھلی تھی حضور پر نور ﷺ نے اس امر میں لاجور ضیاء تعالیٰ
 حق سے ایک ذوال پائی سکا کہ جس میں کیڑا پڑا ہر کر ان کے
 منانے میں شرکت فرمائی اور ریشہ فرمایا اللہ کی باران تصویر

جانے والوں پر۔۔۔ ۳۱۔

تاریخیں کرام خود فیصلہ فرمائی کہ انہوں کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام جو عقول میں
 سب سے افضل و اعلیٰ اور تریا ہا ہیں مگر سرور عالم ﷺ نے ان کی تصویر کو کہہ
 شریف سے منائی تو پھر یہی ان کی تصویروں کو اپنے گھروں میں سجا ہوا ہوا ہر مٹو کہ رکھا
 کہ اسی نہیں تو کہہ کیا ہے پروردگار عالم ہر مسلمان کو ان خطا ترکوں سے محفوظ رکھے۔
 غرام الحرام کے موقع سے ملک کے اکثر حصوں میں تعویذ منایا جاتا ہے اور

تھیں، احمی، محمود اور لوٹ کی شکلیں بنائی جاتی ہیں۔ اور سوائے تصور کیا جاتا ہے کہ اس میں امام عالی مقام، ضابطہ نقاب کی قبر شریف سے اس پر پھل، پتہ، چادر وغیرہ لگائے ہیں۔ شکلیں مانتے ہیں شریف، ماہیہ، شریف، پناہ داتے ہیں۔ یہ اور لفظ لگاتے ہیں۔ پھر دعویٰ غلام کو اس تصویر کو دلی کہا جاتا ہے۔ اس خرافات سے متعلق امام احمد اور حنفیہ کی سرور تحریر فرماتے ہیں۔

تصویر کی اصل اس قدر تھی کہ روحانہ پر نور حضور شرفرازا
 تھکوں تھا میںیں شیعہ علم، بنام سوانح نقاب نقاب و سوانح علی ہدیہ
 بالکریم وطیبہ کی صحیح نقل بنا کر جب ترک مکان میں رکھا
 اس میں شرمناکائی حرج نہ تھا کہ تصور مکانات و طیرہ پر غیر
 جانوروں کی بنا کر کتاب جانوروں کی چیزیں کے مصنفان
 دین کی طرف منسوب ہو کر حکمت میں اگر میں ان کی عقل
 بیت ترک پاس رکھا قطعاً جائز ہے صد سال سے قبلہ
 قبلہ انہ دین علمائے مستورین خطیبی شریفیں حضور ہدیہ
 انکو نہیں سمجھنے کے نقشے داتے اور ان کے فوائد طیبہ و سوانح
 جزیلہ میں مستقل رسالے تصنیف فرماتے ہیں جسے ملاحظہ ہو
 امام غلام حسینی کی فتح العالیہ طیرہ سوانح کرے۔ مگر جعل
 ہے نردے اصل چادر کو باگل نمستہ و چادر کے مصداق
 خرافات، انرا نہیں کہ شریفیت سطرہ سے ایمان ایمان کی
 صدائیں آئیں اول تو جس تصویر میں روئے مہدک کی نقل

طوطا نہ رہی ہر جگہ نسلی تراشیں گی کڑھتے تھے اس نعل
 سے جگہ طاق نہ نسبت ہر کسی میں پہیلی، کسی نعل نہ تھی،
 کسی میں نہ رہے اورہ طعرتی ہر کوہ بچہ دشت نہ دشت
 اشاعت لم کے لئے اس کا نکتہ اور ان کے گرد سید زنی اور
 نام سازی کی شہر افگنی کوئی ان تصویروں کو جگہ جگہ
 کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول طواف، کوئی سجدہ میں گرا ہے
 کوئی ان مایہ و عطیات کو سقاخانہ جلوہ گاہ حضرت امام علی جہ
 وطنی بصلواتہ السلام سمجھ کر اس ترکہ ملی سے مرویوں بانگنا
 نہیں داتا ہے غایت روا جاتا ہے ہر پائی تھامے ہے
 مرویوں حور قوں کا راقوں کو میل اور طریح طریح کے سہ
 اورہ کھیل ان سب پر طرہ ہیں۔ فرض عترت اعظم المبروم کو
 اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک شایعہ ہر کت و
 گل عبادت نصرانہ اقل ان سہ نور اور سوم نے چاہا نہ اور
 تاسد بیلوں کا لڑا کر رہا ہر وہیل لکھ لکھ ہوش ہوا کہ
 طیرات کو بھی بطور طیرات نہ دکھ رہا تھا طیرات یہ ہے
 ہر وہ بھی ہے نہیں کہ یہ بھی طریح لکھوں کو وہیں پتہ
 چھوٹی پر پتہ کر پھینکیں گے۔ روز پناہ زمین پر گر رہی ہیں
 راق باگی کی سہ لائی ہوئی۔ بسال کی اشاعت ہو رہی ہے مگر
 نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لگا رہے ہیں۔ اب سجد

عزرو کے پہلے کھلے ہاتھ اپنے پیچھے طرح طرح کے
 کھیلوں کی دھوم بازی عورتوں کا ہر طرف اہم شہوتی
 بیبلوں کی چوری و سوس جیشن یہ کچھ عورتوں کے ساتھ نہیں ہے
 کچھ کہ گویا یہ سائنس تصور میں بھیجا حضرت شہداء حضور
 اللہ تعالیٰ ﷺ کے جتنے سے ہیں کچھ لوگ وہ بھی تو جازد لیں
 کر دے یہ ہر سال اخلاصت ہائی کے جرم و دیال ہوا ہوا
 ہے۔ اللہ تعالیٰ صدمہ حضرت شہداء کے کربا ﷺ
 اور ضوہن و فکلام کا ہمارے بھائیوں کو نکلیوں کی تو جیٹے
 اور بری باتوں سے توبہ عطا فرماتے ہیں۔ اب کہ تصور
 واری اس طریقہ ہر ضیہ کا نام ہے تعلقہ صحت و جانور حرام
 ہے ہاں اگر اہل اسلام صرف جانور طور ہر حضرت شہداء
 کرام ﷺ اور ضوہن انعام کی دروازہ طیبہ کو ہیصال تو اب کی
 سعادت پر اقتصاد کرتے تو اس قدر خوب و محبوب قدر اور
 اگر نظر حقوق و محبت میں نقل و ہوا اور کی بھی سعادت تھی تو
 اسی قدر جانور و قاصت کہ کچھ نقل عرض ترک و زہدیت
 اپنے مکالموں میں رکھتے اور انصاف فہم اور تصبیح الہام خود زلی
 ماتم کی وہ نگر اسود شہید و بدعت قطعہ سے ہے اس قدر میں
 بھی کوئی حربہ نہ تھا مگر اب ایسی نقل میں ہی اہل جہمت سے
 ایک ملاحظہ اور تصور ہر واری کی تھمت کا خدشہ اور آنکھ

اپنی لوہا و پائل استفادہ کے لئے نکالنے بہ حالت کاغذ پر ہے
 لفظ اربعہ لغتوں کی ایسی تصویر بھی دکھانے پر کاغذ کے
 کچھ لٹنے پر ثابت کہے اور اسے ہندو مت کے آئینہ
 منیات اپنے پاس رکھے۔۔۔ ۳۲۔

دوسری جگہوں پر تحریر فرماتے ہیں۔

تقریباً راجہ کج بہ حالت تیسرے منیہ ہے اس کا پلاٹریکا جائز
 نہیں اور عقلمند عقیدت خلف حرام و اشرفیت اللہ سبحانہ
 تعالیٰ سلطان بھائیوں کو راجہ جن کی چاہت فرمائے آئینہ

۔۔۔ ۳۳۔

حرام الحرام کی مجلسوں میں غیر مستحب کتابوں کے واقعات اور شہادت نامے
 پڑھے جاتے ہیں اور ہونا اور طرز حرام کو طوٹ کر کرنے کے لئے سن گھڑت و دیابت
 بیان کرتے ہیں۔ مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ امام احمد و شافعی سرور تحریر فرماتے ہیں۔

شہادت نامے عقلمند جو توجہ کلی حرام میں رائج ہیں، اکثر
 روایات بخلاف اسے سرہا سے معلوم اور کاذب موضوع پر
 مشتمل ہیں ایسے بیان کا پڑھنا شہادہ شہادت نامہ ہو تو نہ سمجھ
 اور مجلس میں، مباد کہ میں ہو تو نہ سمجھ، مطلقاً حرام و ناجائز
 ہے خصوصاً جب کہ وہ بیان ایسے واقعات کو چھینے ہو جس
 سے حرام کے عقلمندوں میں ذہنی آئے کہ پھر تو اور بھی زیادہ مزہ
 کمال ہے ایسے ہی، جو پر نظر فرما کر امام احمد و شافعی

نہی تو اس مردہ طیرہ انہ کریم نے حکم فرمایا کہ شہادت

بہرچھو حرام ہے۔۔۔۳۳۔

ایک دوسری جگہ قرآن فرماتے ہیں۔

کب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات مرفوضہ

روایت بخاطر یہ مشکل ہیں جو اس لئے انکا تعلق کا چھوٹا

شناخت بخاطر حرام ہے حدیث میں ہے نہیں رسول اللہ

ﷺ عن الصواعق۔ رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے بیعت

فرمایا۔۔۔۳۵۔

آج معاشرہ میں یہ عقیدہ جڑ پکڑ چکا ہے کہ اگر کسی کے گھر میں بھراؤ کا بیج ہو

تو لوگ اسے ٹوسنے سے قہر کرتے ہیں یا دست دہریہ پھیلانی کا باعث مانتے ہیں۔ اور

اگر بھری ہوئی ہو تو اسے قال لیک اور ہند نصیب تصور کرتے ہیں۔ نام اور دھنا

تو اس مردہ قرآن فرماتے ہیں۔

یہ عمل باطل، ذلتا ہے اور ہندوانہ خیالات شیطانہ ہیں

ان کی پیروی حرام ہے۔۔۔۳۶۔

علم سے معاشرے میں جو اسحاقی ہے اور وہی خود سے ٹھہرنا اہم ایسا بیجا

ہو گئیں ہیں اور یہ لعنت بھی وہی طرف گھر کر گئی ہے کہ مرد اور تون کا لباس پہننے

گئے ہیں اور مردوں کا لباس استعمال کرنے لگی ہیں۔ مردوں نے مردوں

کی طرف کانٹے سے بچے لے لے لے بلے کنٹا شروع کر دیے ہیں اور مردوں نے مردوں

کی طرف بھولے بھولے بلے رکھے لگی ہیں اور ایسے ہے کہ اس میں حدیث مسلم

معاشرہ بھی ملوث ہے اور اس بد نظمی سے عموماً غلطی کو ترقی اور نئی بد نظمی کا نام دیا جاتا ہے۔ مگر کئی کتابیں یہ ترقی ہے یا سحری اور یہ بد نظمی ہے یا سحر کی آئے پڑھنے کا نام اور دشمنی کہلاتے ہیں۔

حرام ہے رسول اللہ ﷺ کہلاتے ہیں لعن اللہ المشبهين
 من الرجال بالنساء والنسبات من النساء بالرجال
 اللہ جل شانہ کی لعنت ان مردوں پر کہ کئی بات میں عورتوں
 سے مشابہت پیدا کریں اور ان عورتوں پر کہ مردوں سے۔
 ایک عورت مردوں کی طرح کمان کا نوک سے پر اٹکانے جاتی
 تھی اسے دیکھ کر یہ فریلا، ام ہلو، عین صوریہ، رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ خود نکلتی ہے۔
 فریلا، رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس عورت پر کہ
 کوئی، ذبیح مردانی اختیار کرے۔ کمان اڑانے پر انھیں
 ہب ان میں مشابہت پر لعنت فرمائی تو یہاں اجازت دیا ہے
 ان میں مشابہت کس درجہ سخت تر ہو گی۔ لہذا عورت کہ
 حرام ہے کہ اپنے بال تراشے کہ اس میں مردوں سے
 مشابہت ہے جو ہیں مردوں کو حرام ہے کہ اپنے بال عورتوں
 کی طرح دھو جائیں اور وہ دو ٹوٹوں جگہ وہی مشابہت ہے کہ
 حرام موجب لعنت ہے۔۔۔ ۳۷۔

آج کا مسلمان فیشن پرستی میں اس قدر اندھا ہوا چکا ہے کہ اپنے دل ہی شعلہ کو

خود اپنے ہاتھوں بد فرما کر رہا ہے۔ دلائی اسلام کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت جلیلہ و عظیمہ کو رد فرمائی مگر مسلمانوں کا ایک نا اہل اس سنت سے گروم نظر آ رہا ہے۔ مگر یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم اپنے لئے یہی عقائد سے گریز کرتے ہیں اور غیر دین کی تہذیب کو اپنی زندگی میں داخل کر کے ہی غرور و اہمیت اور سرسختی دکھائی دیکھتے ہیں۔ لہذا ہم احمد رضا قادری سرور تحریر فرماتے ہیں۔

دلائی حد عقود شرع سے کم نہ کر لیا، ایسا ہے اور حضور سید عالم ﷺ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت دینی اور اہل اسلام کے عقائد سے ہے اور اس کا خلاف منکر اور حرام اور کفار کا عقیدہ۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں عشر من القنطرة نفس الشاوب، واعلم بالحبیہ الحسینت۔ یعنی دس چیزیں سنت تو ہیں انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں ان میں سے سو بچیں کم کرنا اور دلائی حد شرع تک پہنچنا اور وہ مسلم شیخ عبدالقاسم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں خلق کرنا لہ حرام است۔ اور حضور ارشاد فرماتے ہیں مخالفتوا المشرکین وانو فوا القس، واعلموا بالشاوب۔ مشرکین سے مخالفت کر دلائیوں پر ہی اور سو بچیں کم کرنا اور اہل عقائد میں دلائیوں پر ہی اور وہ فرماتے ہیں مخالفتوا المشرکین وانو فوا القس، واعلموا بالشاوب۔ مشرکین سے مخالفت کر

نصف۔ منہ سپرد رسول ﷺ کو ترک اور مشرکین اور کوس
 کی رسم اختیار کرنا مسلمانوں کو کلام نبوی ﷺ میں
 میں تغیر طاعت نہ طریق مشروع ہے۔ — ۳۸ —

آج ہمیں امامانہت کو لیں یہ کہتے ہوئے نہیں اچھے کہ دلائل کو کہ کر بھی صحت
 سے لوگ بھڑکتے ہیں۔ لہذا کام کرنے ہیں اور نماز روزے سے کوسوں اور ہیں
 تو ہم انکی دلائل کو کہتے سے کیا لکھنا اس سے تو کہو ہے کہ اس کا ظاہر خلاف سنت
 ہے اور باطن آراستہ اور نماز روزہ کی پابندی کرنا ہے۔ امام احمد رضا صاحب سرہند
 فرماتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اصلاح باطن اور باطن ظاہر سے ہم تر
 مگر اس کے ساتھ لہذا ظاہر اور خطاب عمرات و منومات کی
 کس نے اجازت دی۔ قبیل حکم شرعی و اجراء سنت شارع کہ
 دلائل دھمانے اور پکڑا رکھنے میں پائی جاتی ہے وہ اپنے
 دعوے میں ہی بھروسہ ہے کہ باطن میرا آراستہ ہے اگر نبی
 ہوا تو باطن میں کا پڑھ اصلاح سے حریج اور حکم خدا اور رسول
 متفق ہو تا تو ایچ سنت محمود کہ شد کلمہ و مشرک بعد صحت کی
 نبوی پسند کہ ہمارے حکم شرعی مگر سر جھکا جانے فعل طاعت
 پر صحت ہو ۵۔ — ۳۹ —

آج کلمت سے لوگ اپنی دلائل اور باتوں کو اپنے کرنے کے لئے کلام خطاب
 استعمال کرتے ہیں اور اس طوائف میں جھکا رہے ہیں کہ خطاب لگانے سے میں

خود راہروں پر نظر آجائوں مگر شاید وہ اس بات سے سب خبر ہیں کہ چہرے کی لٹھیں
ان کی کوتاہ و بیرواہلیوں کا اعلان کر رہی ہیں آپ نے انہیں نام احمد و خاندان سرور کی
خبریں تو یہ کا سنا کر چکے۔

جنگ مذہب میں سیاہ نقاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام
ہے جس کی حرمت پر اہل بیت کجگو دستور و تابعین۔ حضرت
ہادی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای حضور سید عالم
ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد
ماجدانہ قنارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وراثتی نامیں یہود و کفر
ارثاً فرمایا عبور و اعلیٰ بنی و احبوا السواد۔ اس
یہودی کو کسی چیز سے بدلہ دیا اور سیاہ رنگ سے چو۔ حضرت
اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای حضور اللہ صلی اللہ علیہ
فرماتے ہیں عبور و الشیب و لا تقریوا السواد۔ یہودی
تبدلی کر دیا اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ حضرت مہدی رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روای حضور و اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ کون
قوم فی آخر الزمان یہ یحسون یہذا السواد کعبو اصل
الحمام لا یحسون و ارجح الجنة۔ اگر تم نے اس کو
لوگ سیاہ نقاب کریں گے جیسے کونوں کے چہرے جنت
کی واد سو گھسیں گے۔ جنگ کونوں کے سینے اکراہیہ
یہ کون ہوتے ہیں انہیں ﷺ نے ان کے ہاں اور انہیں کہ

اس سے تھیجے، اسی میں سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 روئی سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: ان اللہ تعالیٰ لا یبصر
 اشی من بغضب، بالسواد یوم القیامت، جو سیاہ نقاب
 کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ
 فرمائے گا، نیز کبیر طبرانی میں اسد منہ عن معمر بن عبد اللہ بن
 عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر نور ﷺ فرماتے
 ہیں: من عدل بالشعر قلبی، لہ عند اللہ علقی، جو
 بالوں کی بنیت کلائے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ
 نہیں، علماء فرماتے ہیں: عقیقات کا زہرہ کہ دلائی مولد ہے،
 سیاہ نقاب کرے، اس میں سید عقیقات میں محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روئی رسول اللہ ﷺ من الغضب
 بالسواد، رسول اللہ ﷺ نے سیاہ نقاب سے منع فرمایا۔
 افسوس کے ذرا سے لسانی شوق کے لئے قوی ایسی عقیقیں
 کو گوارا کرے۔ جسور ائمہ اعلام کے نزدیک سیاہ نقاب منع
 ہے علماء وہی کہ بہت مطلق کہتے ہیں تو اس سے کہ بہت
 تحریم سرا لیتے ہیں جس کا سر تکب کا ہمارا مستحق خطاب رہا
 ہے۔۔۔۔۔

اس تو ہم پر تلی کے اور میں ہمیں بہت سے قلم نگار نے فرود لیا، ہمیں بھی
 ایک یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ کابول اور جو عقیقوں سے ہاتھ دکھا کر اپنے اٹھے ہوسے

تقدیر کو دریافت کرنے میں اور اس مرض میں اور تمہیں فیضانِ جہاد میں دیکھنا ہم سب
رضاقدریہ کو کیا قرآن فرماتے ہیں۔

کاہنوں اور جو کھیلوں سے ہاتھ دکھا کر لشکر کا ہتھیار
ورایت کو باہر نکالنا اور بیٹن جو ہتھیار کی آواز ہے تو کفر
خالص ہے اسی کو حدیث میں فرمایا کہ کفر مساویں سے تو
بے شک اور اگر بیخود اعتقاد نہیں رہے تو کفر میں اور حدیث کے
ساتھ ہو تو کفر کبیرہ ہے اس کو حدیث میں فرمایا کہ علی
اللہ لا خلاۃ لہ یعنی صاحبِ امانتِ تعالیٰ پائیس رہی تک
اس کی لحد قبول نہیں فرماتے گا۔ اور اگر بیخود ہوں اور احمد اور
تو حدیث و کفر اور حدیث ہے پائی اگر مرض کفر ہو تو حرج
نہیں۔۔۔ ۴۹۔

آج کل لوگ عقیدت میں حرولت کو جہاد کہتے ہیں اور اسلام کے اس
اصول سے بے خبر ہیں کہ ہماری شریعت نے غیر اللہ کے لئے جہاد عبادت کو کفر و
شرک اور جہاد نہیں کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی سلسلے میں امام احمد و خاندانِ اہلبیت
اور ان کے کفریم جہاد الحق کے نام سے ایک جامع اور جسطحہ و سماں قرآن فرمایا جس میں
متحد آیات قرآنی، پائیس احادیث حضور اور تقریباً بیس سو خصوصاً فقہ سے یہ
جہاد فرمایا کہ عبادت کی نیت سے غیر اللہ کو جہاد کہ شرک و کفر ہے اور عقیم کی
نیت سے حرام۔ امام احمد و خاندانِ سرہ قرآن فرماتے ہیں۔

سلمان الی سلمان الی شریعت صحابی کے جن

فرمانِ اچان اور یقینِ ہانی کہ جہدِ سعادتِ عزتِ عزتِ
 کے سوانحی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کہ جہدِ سعادت تو
 جہادِ باطنی ہے۔ اور جہدِ سعادتِ عزتِ عزت
 جہادِ کبریٰ باطنی ہے۔ اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف
 وہی ہے۔ عبادتِ خدا سے بغیر عقول اور عقولِ کفر
 صوری و عمول۔ — ۴۲۔

مصلحہ کرام نے حضور سے جہدِ سعادت کی بات چلی ہے
 اور وہ ہو گیا تو میں کفر کا علم ہے۔ معلوم ہوا کہ جہدِ سعادت
 ایسی چیز ہے جس سے کفر سے توبہ فرمایا ہے
 اور حضور اللہ ﷺ کے لئے جہدِ سعادت کا یہاں علم ہے
 اور اس کا یہاں علم ہے۔ — ۴۳۔

اس کے بعد اعلیٰ سعادتِ عظیم البرکت نام اور رضا علیہ الرحمۃ نے چاہیں
 اور یہ ہے جہدِ سعادت کے کفر ہونے کا ثبوت فرمایا ہے یہاں پر صرف
 تین باتیں نقل کر رہا ہے۔

قال جہاد امراتہ الی رسول اللہ ﷺ فقات با
 رسول اللہ اعمر بنی ماحق الزوج علیہ الزوجة لائل
 لو کان یبغی البشر ان یسجد البشر لا موت
 العرافان یسجد لزوجها انا دخل علیها لما فعلہ
 اللہ علیہا ایک عورت نے بارگاہِ رسالت علیہ الصلوٰۃ

مصلوٰۃ بالحق میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ شوہر کا
 عورت پر کیا حق ہے فرمایا اگر کسی عطر کا ٹاکن ہو جائے کہ
 دوسرے عطر کو بھرد کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب
 شوہر گھر میں آئے اسے بھرد کرے اس غنیمت کے سبب
 جو اللہ نے اس پر رکھی ہے۔

یہ حدیث صحیحہ تھی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی مثال داخل اللہی
 ﴿حَاطَا فَعَجَا بَعْرُ لَسْجِدِكَ فَمَا لَوْ اَهْلَهُ بَهْمَهُ
 لَا تَعْفَلُ سَجْدَتِ لَكَ وَنَحْنُ نَعْفَلُ لِنَحْنِ اِحْقَ اِنَّ
 لَسَجْدَتِكَ اَفْضَالَ﴾ لا یصلح لبشر ان یسجد
 لبشر لو صلح لامرت المرء ان یسجد لزوجها
 لعاقه من الحق علیہا۔

حضور اقدس ﷺ ایک بارغ میں تشریف لے گئے ایک
 لونٹ لے حاضر ہو کر حضور کو بھرد کیا صحابہ نے عرض کیا یہ
 ہے جمل چھاپا ہے اس نے حضور کو بھرد کیا ہم تو جمل
 دیکھتے ہیں ہمیں زیادہ ٹاکن ہے کہ حضور کو بھرد کریں۔ فرمایا
 رسول اللہ ﷺ سے ہم کوئی کو ٹاکن نہیں کہ کوئی کو بھرد
 کرے جیسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو
 بھرد کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

اس روایت تھی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حال داخل اللہی

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ جانتے ہیں کہ انصار و معہ اہل بیت و عمر فی رجال
 من الانصار فی الحاح غم فسجدوا کہ فقال اہل بیت
 یا رسول اللہ کنا نحن احق بالسجود لک من ہذہ
 القوم قال انہ لا یبغی فی امی ان یسجد احد لا احد
 و لو کان یبغی ان یسجد احد لا احد لا مرث العرفاء
 ان تسجد لزوجہا۔

حضور انور ﷺ انصار کے ایک باغ میں تشریف فرمائے
 صدیقی و قاریوں اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہر ایک
 باغیچہ میں گریبان نہیں انہوں نے حضور کو سجدہ کیا صدیقی
 نے عرض کی یا رسول اللہ ان گریبان سے آپہ عام عقدا ہیں
 اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایاے ایک میری دست
 میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہو
 میں صورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرمایا۔ ۳۴۔

قریبوں پر چراغ بنتی جانا ایک عام بات ہو چکی ہے۔ ہر کچھ لوگوں نے اسے
 ضرورت میں مثال کر لیا ہے امام احمد و شافعی سرور قرآن فرماتے ہیں۔
 قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت ہو رہا ہے کا ضائع کرنا
 ہے۔ ۳۵۔

دوسری جگہ قرآن فرماتے ہیں:

اصل یہ ہے کہ اولیٰ کا مدار نیت پر ہے رسول اللہ ﷺ

فرماتے ہیں لندا الاعمال یا لنبات اور نہ کام و عمل
 فاکتے اور نہ ہوا کی صحیح جانکے سے خلقا اور مہیش ہے۔ اور مہیش
 خود کھد ہے اس میں مال صرف کہ صرف ہے اور صرف
 حرام ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفون ان الله لا یحب
 السرفین۔۔۔ ۴۶۔

یہ نئی نئی باتوں اور لکھو ہنس کے سلسلے میں امام احمد و حنفیہ اور عمر فرماتے ہیں۔
 اور، لیجان وغیرہ کوئی چیز نہیں قبر پر رکھا کہ جانے سے
 اجزا کرنا چاہئے اگرچہ کہہ قہن میں ہو اور قریب قبر ملگا
 پھر یوں کہ صرف قبر کے لئے جا کر چا آئے جو ظاہر صحیح
 ہے۔ اسراف اور اخراجات مال۔ یہت مباح اس طرف کے
 سب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی
 ٹھکانا بہشتی پھولوں کی خوشبو نہیں ملانی ہے یہ پائے اگر
 ہنس لیجان سے لگتی ہے۔۔۔ ۴۷۔

آج کیو ناغوا، معزات اور علم شریعت اور طریقے سے واقفانہا ہرکان کہہ
 دیکھا گیا کہ وہ حرزات کا طواف کرتے ہیں اور اپنی انہی عقیدت کا سدا لے کر وہ
 سب کیو کر گزرتے ہیں جس کی شریعت قطعی لہذا ہے ٹھیکہ دینا۔ امام احمد و حنا
 قدس سرہ فرماتے ہیں۔

حرز کا طواف کے عمل بہ نیت تصحیم کیا جائے نا جائز ہے کہ
 تصحیم کا طواف مخصوص ہے جھکو کہہ ہے حرز کو سرزد و جا

چاہئے۔ طہوار میں حلقہ میں اور پھر چھوڑا ہی میں لوب
 زیادہ ہے آجکل ہی میں مرج نہیں اور آنکھوں سے لگا ہوا
 چاکر اس سے شریعت میں ممانعت نہیں آئی اور جس چیز
 کو شرع نے حلال فرمایا صحیح نہیں ہو سکتی۔۔۔ ۲۳۹۔

آج کل اکثر لوگ حضور سید عالم ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ مسلمانوں کا
 میں باطل کہہ دیتے ہیں۔ اور یہ مدت شیر و پہاڑوں سے شروع ہوئی ہے اور اب
 اس مرض میں نئی حضرات بھی مبتلا ہیں۔

جنگ اعدائے مبارک سے جھٹ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام
 مبارک کے ساتھ قرآن یا تکریم اور شریف لکھا تو میں کیلئے ضروری ہے۔ علی،
 کبھی، حد، وقت اور کاغذ کی جگہ کی وجہ سے درود شریف کے جانے فصل
 اشارت پر عمل کرنا حلال نہیں کا طریقہ کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتدا اور اسے
 کے زمانے میں ہوئی۔ پھر پڑھنے سے اپنا اور اپنے لئے اسے پڑھانے چاہو اور یہ چاک
 حرکت لگائی جان کی کٹھنوں سے ظاہر ہے۔

درود شریف جو ایک نمازت پاکیزہ اور جامع دعا ہے مگر ہے اور وہ زبان و دہان
 میں قدر مٹا دی ہیں جن سے درود شریف کا درود ہوتا ہے اور اس پاکیزہ لوب کو کیا کہیے
 جس کو طہارہ اپنے توری پڑھنے سے میں کرتے ہیں اور طوٹوں ہو کر جو م لیتے ہیں ایک
 سو میں کیلئے اس سے صاف کر معراج زندہ کی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب بھی سرور و درود
 سرور، قلب و سید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پائی آئے تو قلب و زبان سے درود
 شریف کے نئے لپٹے گئیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو اگر سہل میں لکھا تھا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تاہو یہ قدرت بھی میں تھا کیونکہ اگر جو چہرہ مال کی چوری کرے اس کے حلق قرآن حکیم کا یہ فیصلہ ہے **فَالسُّطُورُ اَقْبَلُ مِنْ كَاتِبِ الدِّينِ** کے ہاتھ۔ اور اس بد نصیب نے مال تو نہیں مال سے جتنی چیز عیسوی مسیحی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوری کرنے کی کو حلق کی تو پروردگار عالم کے نزدیک مال کی چوری سے عیسوی مسیحی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چوری کی سزا سخت سے سخت تر ہے قطع طورہ ولم یبق منہم احداً اس کی سلسل ہی ختم کر دی گئی۔

امام غنی الدین علیہ الرحمہ کتاب الاماکن میں لکھتے ہیں :

بكره الرموز بالصلوة والقران بالكتابة درود شریف کو اشعاروں کتابوں
 بل بكتب بكتفا ولا لیسام منه اللہ سے لکھا مکروہ تحریر ہے پھر پورا
 حرم عطا عطا
 درود شریف لکھا حرام، گناہ عظیم ہے

مگر حفظ سراسر تب تکنی تلمیضی

(تقریباً ص ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳)

یہ ہے امام احمد رضا قدس سرہ کی تحریر پر غور سے دل و نگاہ کو تازگی
 دیتے ہیں :

درود شریف کی جگہ ۲۰۱۲ء میں مسلموں کو آج آج تک
 مستحکم لکھا کرتے ہیں سہل سہل، جرات ہے اہم اہم

انسانی جیسے زبان سے درود شریف کے اخلاقی یہ عمل
 کلمات کہنا درود کو نوانہ کہے گا میں ہی ان مسلمات کا لکھنا
 درود لکھنے کا ہندسے کا لکھی کو جو قلمی سخت عروہی ہے میں
 طوف کرتا ہوں کہ کہیں ایسے لوگ نہ ہوں اللہ ہی عظیم اللہ
 غیر ہندی لکھ لکھ میں نہ داخل ہوں ہم پاک کے ساتھ
 جوش پر درود لکھ جائے۔

بلاغ النبوة بحالہ
 كشمه الذی بحالہ
 حشمہ حشمہ بحالہ
 عشمہ عشمہ بحالہ